یہان مکرر لکھنے کی ضرورت نہین۔ دوسرا ادغام ناقص یعنی قاف کو کاف مین اس طور سے ادغام کرنا چاہیے کہ صرف صفت استعلا کی باقی رہے اور ذاتِ قاف کاف مین مدغم ہوجائے۔

شیخ محمد بن الجزری رحمہ اللہ (متن جزری) مین فرماتی ہین والخلف بنخلقکم وقع۔ یعنی لفظ نخلقکم مین اختلاف واقع ہوا ہے جوکہ اوپر مسطور ہے۔

بیان اُن کلمات کا جو روایت حفص مین اُنکے اصول کے خلاف قرآن مجید مین آئی ہین

خلاف اول سورہ ہود پارہ وماف۱ من دابۃ کے دوسرے مقرے مین کلمہ مجرٖیہا مین اماف۲لہ کبری آیا ہے۔ یہ ایک قسم کی کشادگی صوت کی ہے نہ کوئی حرف۔

دوم سورہ فرقان پارہ وقاف۳ل الذین کے دوسرے مقرے مین

ف۱ بارہوین پارہ سے ۱۲

ف۲ امالہ کبری کے معنی یہ ہاین کہ پورا میلان او انحراف فتحہ کا طرف (ی) کے ہو اور اسی طور دیگر قرا کے نزدیک تقلیل جو امالہ صغری ہوتا ہے تو اوسکو پورا میلان اور انحراف فتحہ کی جانب نہین ہونے دیتے بلکہ طرف کے اوسکا میلان ہوتا ہے ۱۲ مولف)

ف۳ یہ انیسوان پارہ ہے ۱۲

(د ب)

کلمہ (فیہ مہانا) مین صلہ ہای۵ ضمیر آیا ہے اس ہای ضمیر کا اشارہ طرف اسم مذکر غائب کے ہوتا ہے اسکو ہای کنایہ بہی کہتے ہین قاعدہ ہای ضمیر کا حفص علیہ الرحمہ کے نزدیک یہ ہے کہ اگر ماقبل اور مابعد دونون ہای ضمیر کے متحرک ہون تو اوس ہا مین صلہ کرینگے یعنی بمقدار مد طبیعی کے دراز کرینگے جیسے (اِنَّہٗ مِنْ سُلَیْمٰنَ) اور (مِنْ رَّبِّہٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ) اور اگر ماقبل یا مابعد ساکن ہو تو اوسمین صلہ نہین کرینگے جیسے (عَلَیْہِ اور بیدہ الملک) لیکن چار الفاظ اس قاعدہ سے مستثنیٰ ہین یَرْضَہُ۔ تَفْقَہْ۔ لَمْ تَتَسَنَّہْ۔ لَمْ یَتَسَنَّہْ (یرضہ ف) تو اسلئے مستثنیٰ ہے کہ اصل مین یَرْضَاہُ لَکُمْ تہا شرط کے آنیسے الف گرا ہے اصل مین ماقبل اس کلمہ کا ساکن ہے لہذا اسمین صلہ نہین ہوگا اور مابقی تین کلمات مین اسلئے صلہ نہین ہے کہ صلہ

[۵] صلہ [illegible] پیچہی ہای ضمیر کے پیدا ہونا مذکور کا حالت کسرہ اور ضمہ مین یعنی ہا کے کسرہ مین یا پیدا ہوتی ہی۔ اور ضمہ مین واو اور مقدار اسکی دو حرکت ایک الف ہی مانند مد طبیعی کے ۱۲ (ص) مؤلف

کے لئے ہای ضمیر کی شرط ہے اور یہ ہای ضمیر نہین ہے بلکہ اِن کلمات مین جو ہا ہے وہ اصلی جزو کلمہ ہے۔

سوم سورہ فصلت پارہ فمن[۵۱] اظلم کے آٹھوین مقرے مین کلمہ ءأعجمی مین حفص تسہیل کرتے ہین یعنے ہمزہ ثانیہ کو جو مفتوح ہے اوس کو بین الہمزہ والالف پڑہتے ہین

بیان قواعد مختلف المقامات و متفق البیانات

لفظ (أَنَا) ضمیر واحد متکلم یعنے مَین کے معنی مین جسقدر الف قرآن مجید مین آئے ہین وہ تمام وقف مین اور خط مین باقی رہینگے اور تلاوت مین ساقط ہو جائینگے جیسے أَنَا أُحْيِ وَأُمِيتُ اور أَنَا رَبُّكُمُ الْأَعْلَىٰ) اور مانند اِنکے اور لفظ (لٰكِنَّا هُوَ اللّٰهُ جو سورہ کہف پارہ سبحان الذی[۵۲] کے ساتوین مقرے مین آیا ہے یہ الف بھی وقف مین باقی اور وصل مین ساقط ہوتا ہے

[۵۱] چوبیسوان ۲۴ پارہ ع ۱۲ (ص ۱)

[۵۲] پندرہوان جزء ع (ت

کیونکہ یہ اصل مین لٰکِنْ أَنَا تہا حرکت ہمزہ کی نقل کرکے
نون کو دیگئی اور ہمزہ حذف کیا گیا پھر بقاعدۂ ادغام دونون ایک جا
جمع ہونیسے ایک کو دوسرے مین ادغام کر دیا گیا۔ پس الف موجود
ہمزہ محذوفہ کا عوض ہے جو کہ اب داخل رسم خط ہے ہای تانیث
مدوّرہ جتنی قرآن مجید مین ہین کل وصل مین تا اور وقف مین
ھا ہو جاتی ہین جیسے اُمَّةٌ۔ قَائِمَةٌ اور مانند انکے لیکن
لفظ رحمت دونون طرحسے خط مین آیا ہے یعنی تای مدوّر اور
مطوّل سے۔ اسلئے جہان (ۃ تای) مدوّر سے یہ لفظ آیا ہے وہان
وقف مین وہ (ت) (ۃ) ہوجائیگی جیسے هُدًى وَّرَحْمَةٌ
اور جہان مطول (ت) لکھی ہے وہان وقف مین تا ہوگی جیسے
اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ یہ ہر دو کلمہ
سورۂ اعراف مین آئے ہین وقس علیٰ هذا۔ پانچ کلمے قرآن مجید

مین اس قسم کے آئے ہین کہ الف اُنکے خط مین باقی اور تلاوت
مین ساقط ہوتے ہین وہ کلمات ذیل مین درج ہین۔
لَاْاِلَی اللّٰہِ تُحْشَرُوْنَ سورۂ آل عمران مین وَلَاْاَوْضَعُوْا
خِلٰلَکُمْ سورۂ توبہ مین اَوْ لَاْاَذْبَحَنَّہٗ سورۂ نمل مین
لَاْاِلَی الْجَحِیْمِ سورۂ والصافات مین لَاَاَنْتُمْ اَشَدُّ
رَھْبَۃً سورۂ حشر مین۔

اقسام لحن

لحن جسکے معنی غلطی کے ہین اوسکی دو قسمین ہین۔ جلی۔ اور خفی
جلی وہ غلطی ہے کہ جسکو خاص و عام سمجہین مانند تبدیل کرنے
ایک حرف کو دوسرے حرف سے جیسے (ط) کی جای (ت)
پڑہنا یا (ض) کی جگہہ (ظ) ادا کرنا۔ یا واو کی جای ہمزہ پڑہنا۔ اور
اسمین بعض غلطیان ایسی بہی ہوتی ہین کہ جس سے معنی کلام الٰہی

کے بدل جاتے ہین۔ اور انسان اس قسم کی غلطی سے گنہگار ہوتا ہے۔ اور اگر عمداً پڑہے تو معاذ اللہ کافر ہوجانیکا خوف ہے۔ جیسے تاء اَنْعَمْتَ جو سورۂ فاتحہ مین مفتوح آیا ہے اوسکو مضموم یا مکسور پڑہنا یا حَرَّمْنَا کی میم کو مفتوح پڑہنا یا قَتَلَ دَاوُدُ جَالُوْتَ مین داؤد کی (د) کو مفتوح اور جالوت کی (ت) کو مضموم پڑہنا یا وقفی غلطی ہو جیسے (لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْا پر وقف کرکے اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ سے ابتدا کرنا یا (بِمُصْرِخِيَّ) پر وقف کرکے (اِنِّيْ كَفَرْتُ) سے شروع کرنا یہہ بھی ایک قسم کی مکروہ غلطی ہے نزدیک اہل ادا کے۔ یا مانند انکے اور کوئی غلطی ہو۔

دوم خفی وہ غلطی ہے کہ جسکو خاص قرّا ہی سمجہین غیر نہ سمجہ سکین جیسے روم۔ اشمام۔ مقدار مدود۔ وغنّہ وغیرہ کی ادائی مین

کمی وبیشی واقع ہونا پس ایسی غلطیون سے بوقت تلاوت قرآن ہر انسان مسلمان کو بچنا چاہیے۔

آداب قرأت سیکھنے کے لئے رسالہ ھدیۃ الاحباب و تذکرۃ اولی الالباب المعروف (ب۔ برھان) جو ساتہہ اس کتاب کے خاص زبان عربی مین لکہا ہوا ہے اوسپر قاری قرآن کو خصوصًا اور دیگر عقلا و علما کو عمومًا عمل کرنا ضرور چاہیے۔

تنبیہ آخر

جو شخص قواعد مندرجہ کتاب ہذا کو بہت خیال سے پڑہکر یاد رکھیگا یقین ہے کہ انشاء اللہ تعالی وہ کبھی قرآن مجید غلط نہ پڑہے گا اور پورے طور سے روایت حفص کے سمجھنے کی قدرت حاصل کریگا بالفعل یہ مختصر تحفہ جو تیار ہو گیا ہے شائقین کی خدمت مین پیش کیا جاتا ہے اور کافی ہے۔ آیندہ اگر خدا کو منظور ہوا تو دوسری

کتاب جواہر سے بہت مطوّل اور مفصل ہفت قرآت مین زیر
تصنیف و تالیف ہے وہ پیش ہوگی + واللہ الموفق
والمعین + وصلے اللہ علی سیّدنا
محمّد فی کل لمحۃٍ ونفسٍ عدد ما
وسعہ علم اللہ والحمد للہ رب العلمین

خادم القرآن
محمد سلیمان عفا عنہ
الرحمٰن

الاستفتاء

ما قولكم دام فضلكم فی انه قد وقع خلاف كبير و
فساد بين الناس فی بلاد الهند فی مخرج الضاد
فبعضهم يقرأ كقرائة قرّاء الحرمين المحترمين
وبعضهم يقرأ مشبّها بالظّاء فایّ من الفريقين
علی الحق والصّواب بيّنوا توجروا يوم الحساب

محمّد سليمان علوی عفا الله عنه

الجواب

الحمد لله وحده ممد الكون   استمد التوفيق والعون

آخراج الحروف من مخارجها واعطاءها من الصفات
حقها محتاج علی رياضة الانسان والتلقی من الشيخ
يحسن التجويد وهو علم متوارث من السلف الی الخلف

فيلزم التعويل فى ذلك على ائمة هذا الفن فان لكل
فن اماما يرجع اليه ويعتمد عليه فما قالوه هو المتبع
والناس فيه لهم تبع وما خالفه فهو خطأ و
مبتدع فانهم جزاهم الله عنا وعن سائر المسلمين
خيرا قد افنوا عمرهم وصرفوا عزيز اوقاتهم فى تحقيق
ذلك وصنفوا فى هذا الباب ⁂ وميّزوا القشر عن
اللباب ⁂ واجادوا فيما افادوا ومن المعلوم ان هذا الفن
مما يلزم الاعتناء بشأنه صيانة لكلام الله الجليل
عن اللحن والتغيير والتبديل وتحرزا من ان يكون
مصداقا لقول رسول الله صلى الله عليه وسلّم
رب قارى والقرآن يلعنه قال المحقق ابن الجزرى
رحمه الله فى نشره الكبير ولا شك ان الامة كما هم

متعبدون بفهم معانى القرآن واقامة حدوده هم
متعبدون بتصحيح الفاظه واقامة حروفه
على الصفة المتلقاة من ائمة القرائة المتصلة
بالحضرة النبوية الافصحية العربية التى لا
يجوز مخالفتها ولا العدول عنها الى غيرها
والناس فى ذلك بين محسن مأجور ومسيئ
آثم او معذور فمن قدر على تصحيح كلام الله
تعالى باللفظ الصحيح العربى الفصيح وعدل
الى اللفظ الفاسد العجمى او النبطى القبيح
استغناء بنفسه واستبدادا برأيه وحدسه
واتكالا على ما الف من حفظه واستكبارا
عن الرجوع الى عالم يوقفه على صحيح لفظه فانه

مقصر بلا شك واثم بلا ريب وغاش بلا مرية
فقد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الدين
النصيحة لله ولكتابه ولرسوله ولأئمة المسلمين
وعامتهم اما من كان لا يطاوعه لسانه او لا
يجد من يهديه الى الصواب بيانه فان الله لا
يكلف نفسا الا وسعها ولهذا اجمع من نعلمه
من العلماء انه لا تصح صلاة قارى خلف امى
وهو من لا يحسن القراءة واختلفوا فى صلاة
من يبدل حرفا بغيره سواء تجانسا ام تقاربا و
اصح القولين عدم الصحة كمن قراء الحمد
بالعين او الذين بالثا او المغضوب بالخاء او الظا
ولذلك عد العلماء القراءة بغير تجويد لحنا و

عدوا القارئ بها لحّانا وقسموا اللحن الى جلى وخفى
واختلفوا فى حده وتعريفه والصحيح ان اللحن
فيها خلل يطرأ على الالفاظ فيخل الّا ان الجلىّ
يخل اخلالاً ظاهراً يشترك فى معرفته علماء
القراءة وغيرهم وان الخفى يخل اخلالاً يختص
بمعرفته علمآء القراءة وائمة الادآء الّذين
تلقوا من افواه العلمآء وضبطوا عن الفاظ
اهل الادآء الذين يرتضى تلاوتهم ويوثق بعربيتهم
ولم يخرجوا عن القواعد الصحيحة والنصوص
الصّريحة فاعطوا كل حرف حقه ونزلوه منزلته
واوصلوه مستحقه من التجويد والاتقان
والترتيل والاحسان ثم قال ولا اعلم سبباً لبلوغ

نهاية الاتقان والتجويد ووصول غاية التصحيح
والتشديد مثل رياضة الالسن والتكرار على
اللفظ المتلقى من فم المحسن وانت ترى تجويد

رحمه الله حيث يقول *
ليس بين التجويد وتركه الا رياضة لمن تدبره
بفكه فلقد صدق وبصر واوجز في القول وما
قصر ثم قال اول ما يجب على مريد اتقان قراءة
القرآن تصحيح اخراج كل حرف من مخرجة المختص
به تصحيحا يمتاز به عن مقارنه وتوفية كل حرف
صفته المعروفة به توفية تخرجه عن مجان

يعمل لسانه وفمه بالرياضة في ذلك اعمالا
يصير ذلك له طبعا وسليقة اهـ فتأمل فيما
نقلناه عن كلام المحقق وعمق النظر فيه تعلم
بذلك ان التجويد ليس امرا يدركه كل احد
بغير تعب ونصب بل لا بد من التلقي وتكرار
اللفظ بمثل ما يسمع من المحسن ثم اعلم ان الضاد له
مخرج مستقل غير مشارك لحرف آخر فله مباينة
ذاتية من الطاء والظاء والدال وغيرها من
الحروف وهو عسير على اللسان وليس شيء من الحروف
مثله في عسرته ومخرجه كما قال المحقق ابن الجزري
في مقدمته +

والضاد من حافته اذ وليا … الاضراس من ايسر او يمناها

قال الشیخ ملا علی القاری رح والمعنی تخرج الضّاد
من طرف اللسان مستطیلة الی ما یلی الاضراس
من الجانب الایسر وهو الایسر والاکثر ومن الایمن
وهو الیسیر العسیر والمعتبر او من الجانبین معًا
وهو من مختصات سیّدنا عمر رضی الله عنه وهو
معنی قول الشاطبی (وهو لدیهما یعز وبالیمنی یکون
مقللا (اه) فبسبب عسرته علی اللسان غلط
من غلط فاخرجه مشابهًا للطّاء او الظّاء والدال
وکل ذلک غیر جائز قال المحقق ابن الجزری رح
فی نشره الکبیر والضّاد انفرد بالاستطالة ولیس
فی الحروف ما یعسر علی اللسان مثله فانّ السنّة
النّاس فیه مختلفة وقل من یحسنه فمنهم من

يخرجه ظاء ومنهم من يخرجه بالذال ومنهم من
يجعله لاما مفخمة ومنهم من يشمه الزاى و
كل ذلك لا يجوز (اه) فالحق الذى يجب المصير
اليه ويلزم التعويل عليه فى مخرج الضاد هو الذى
ادركنا عليه مشائخنا وقراء زماننا من اهل الحرمين
المحترمين وغيرهم ولا يجوز العدول عنه[۵۱] وقد
كان وقع فى مصر خلاف من بعض القراء فى مخرج
الضاد بتشبيهه بالظاء فصارت جمعية عظيمة
فى ذلك واجتمع القراء وتقرر اتفاقهم على ان المخرج
الضاد الذى هم عليه الان وانه يعزز من خالف
ذلك - والحال ما ذكر والله سبحانه اعلم -
امر برقمه خادم الشريعة والمنهاج + عبد[۵۲] الرحمن بن عبد الله

[۵۱] بلا خوف تردید
میں اسقدر کہہ سکتا ہوں کہ اب
اسی پر جاکر تحقیق اس حرف کی ہوی
زمین پر کہیں نہیں ہو سکتی کیونکہ
جہاں پر قرآن مجید نازل ہوا ہی وہیں
کی یہ تحقیق ہے کسی غیر جا کی نہیں
لہذا شیوۂ اسلام یہ ہے کہ اسقدر
تحقیق بلیغ کے بعد ہر انسان خواہ
عربی ہو یا عجمی مشرقی ہو یا مغربی
غرض ہر ایک کو چاہئے کہ ضلالت
سے بچے اور لفظ ضالین وغیرہ کے
(ض) کو بلحاظ مخرج و صفات ایک
حرف سمجھکر اچھی طرح سے پڑھا کرے
اور ظلمات وغیرہ میں ہرگز نہ پڑھے

[۵۲] اس جواب سے غالباً ناظرین
پر تمکین کو ہماری کلام کی تصدیق
ہو گئی ہوگی اب بھی اگر کسی قسم کا
شک و شبہ باقی رہ گیا ہو تو باقی
علماء و قراء مکہ معظمہ جو کہ شیوخ
الاسلام سمجھے جاتے ہیں اونکا جواب
بغور ملاحظہ کیجئے اور جو کچھ شک و
شبہہ باقی ہو اوسکو بھی رفع کیجئے

[illegible] ربیع الثانی
[illegible]
ف ۵۲
پہلا یہ جواب ہے اور
دوسرا یعنی اضافہ
[illegible] تصدیق
اور تصحیح و توشیح
[illegible] ۱۲ از مؤلف

سراج ؛ الحنفي مفتي مكة المكرمه - كان الله لهما
حامدا مصليا مسلما -

عبد الرحمن سراج

الجواب

الحمد لله وحده وصلى الله وسلم على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه والسالكين نهجهم بعده - اللهم هداية للصواب في النهاية للجمال الرملي ولو ابدل ضادا منها اى الفاتحة اى اتى بدلها بظاء لم تصح قرائته لتلك الكلمة في الاصح لتغيره النظم مع اختلاف المعنى ومقابل الاصح تصح قرائته لقرب المخرج وعسر التمييز بينهما والخلاف خاص بقادر لم يتعمد الابدال او عاجز امكنه التعلم فلم يفعل اما العاجز عن التعلم فتجزيه قرائته قطعا

وهو الحق۔ واما القادر المتعمد للابدال فلا تجزيه قطعا
انتهى۔ وفى شرح المنهج لشيخ الاسلام مع حواشيه
للعلامة الشيخ سليمان الجمل ما ملخصه لو
ابدل حرفا منها اى الفاتحة باخر كضاد بظاء وذال
الذين المعجمة بدال المهملة او زاى وكحاء
الحمد لله هاء وياء العالمين واوا لم تصح قراءته
لتلك الكلمة فيلزمه اعادة القراءة على الوجه
الصحيح فلو ركع قبل الاعادة عمدا بطلت صلوته۔
هذا حكم قادر على النطق بالوجه الصحيح اذا تعمد
الابدال ومثله عاجز امكنه التعلم فلم يفعل
انتهى بتصرف هذا حكم الناطق بالظاء بدل
الضاد۔ واما قول السائل فاى الفريقين على الحق

والصّواب۔ فجوابه لاشك ولاشبهة ان النطق
على الوجه المعروف عند اهل الحرمين هو الحق
والصّواب۔ وقد بيّن مولانا مفتى الانام بما نقله
عن المحقق ابن الجزرى فى كيفية التجويد ومخرج
الضّاد الى اخر ما اطال به ممّا يتعلق بذلك ما
فيه الغنية والكفاية فلا حاجة الى نقل شئ
مما يتعلق بذلك والله سبحانه وتعالى اعلم
امر برقمه المرتجى من ربه كمال النيل محمّد سعيد
بن محمّد بابصيل مفتى الشّافعيّة بمكة المحميّة
غفر الله تعالى له ولوالديه ومشائخه ومحبيه
وسائر المسلمين +

مهر

محمّد سعيد بابصيل

۲۱
جواب دوم سرآمد علمائے کرام
اور آپ اعلم اورع
زاہد و متقی اور مفتی
شوافع مکہ معظمہ میں تھے
وغیرہ بعد انتقال حضرت
سید احمد بن زینی دحلان
شیخ العلماء کی سالہا سال تک
علیہ آپ دولت عثمانیہ
کی جانب سے رئیس العلماء
بھی اس وقت ملک حجاز
میں منصب شیخ العلماء پر
فائز

ا اا ں

الجواب ۳

الحمد لله وحده رب زدني علماً۔ ما حققه و حرره مولانا مفتي الاحناف من جهة التجويد فيه الغنية والكفاية واما من جهة صلاة اللاحن والاقتداء به ففي الدسوقي على الدردير و حاصل المسئلة ان اللاحن ان كان عامداً بطلت صلاته وصلاة من خلفه باتفاق وان كان ساهياً صحت باتفاق وان كان عاجزاً طبعاً لا يقبل التعليم فكذلك لانه الكن وان كان جاهلاً يقبل التعليم فهو محل الخلاف سواء امكنه التعليم ام لا وسواء امكنه الاقتداء بمن لا يلحن ام لا وان ارجح الاقوال فيه صحة صلاته من خلفه واحرى صلاته هو

لاتفاق اللخمی وابن رشد علیہا۔ واما حکم الاقدام
علی الاقتداء باللاحن فبالعامد حرام وبالکن جائز
وبالجاہل مکروہ ان لم یجد من یقتدی بہ و
الافحرام کما یدل علیہ النقل ولا فرق بین اللحن
الجلی والخفی فی جمیع ما تقدم غیر المعنی ام لا اھ
وفی الدردیر علی خلیل وھل تبطل باقتداء بلاحن
مطلقا بفاتحۃ او غیرھا غیر المعنی ام لا او فی الفاتحۃ
فقط غیر المعنی ام لا او ان غیر المعنی فی الفاتحۃ او
غیرھا کضم تاء انعمت او تصح مطلقا وھو المعتمد
وان امتنع ابتداء مع وجود غیرہ عند اللخمی و
ھو الاظھر او کرہ عند ابن رشد او اجیز عند غیرھما
فالاقوال ستۃ اھ وقد علمت المعتمد من الاقوال

والله اعلم۔ کتبه محمد عابد بن حسین مفتی المالکیة ببلد الله المحمیة حامداً ومصلیاً مسلماً

محمد عابد بن حسین

الجواب

الحمد لله وحده رب زدنی علماً۔ استمد من الله التوفیق والرشاد لاقوم طریق ما افتی به وصححه وبینه بابلغ بیان مولانا مفتی الاحناف العلامة الشیخ عبد الرحمن بن المرحوم الشیخ عبد الله سراج فی مخرج الضاد فهو الصواب والحق الذی یرجع الیه ویعول علیه فجزاه الله تعالی عنا وعن المسلمین خیرا والله سبحانه وتعالی اعلم۔ امر برقمه الفقیر ۵۲ الی الله تعالی خلف بن ابراهیم مفتی السادة الحنابل بمکة المشرفة حالا حامداً مصلیاً مسلماً۔

خلف بن ابراهیم

۵۱ جواب سوم آپ کا ہے آپ جواب صائب و تحقیقہ اور مکہ معظمہ میں مفتی مالکیہ ہیں ۱۲ (مولف)

۵۲ جواب چہارم آپ نے لکھا ہے آپ نہایت مقدس بزرگ اور مکہ معظمہ میں مفتی حنابلہ مقرر ہیں ۱۲ (مولف)

الجواب ٥

ما افتى به مفتى الانام ورئيس العلماء الاعلام ببلد الله الحرام هو الحق الذى يعول عليه ويجئ المصير اليه وقد حقق واجاد واصاب فيما افاد۔

الفقير الى الله تعالى عمر٥؎ ابن المرحوم محمد عبد الرسول شيخ القراء بمكة المشرفة۔

عمر ابن الشيخ عبد الرسول

الجواب ٦

الحمد لله رب العالمين والصلوٰة والسلام على سيدنا محمد واله وصحبه اجمعين۔ اما بعد فاقول ما قاله مفتى الانام هو المعول عليه والسلام كما هو مبين فى كتب التجويد والفقه كمنظومة ابن الجزرى فى التجويد وكالنشر كما قال المفتى ومن اراد غاية

٥؎ یہ جواب شیخ
آپ کا ہے آپ ہی نہایت
متقی اور مقدس شخص
ہیں اور سرکار عربی کی
جانب سے افسر القراء
مکہ معظمہ میں مقرر ہیں
۱۲ (مؤلف)

البيان فعليه بالنشر فان فيه الكفاية والله اعلم۔
امر برقمه الشيخ[له] محمد الشربيني الدمياطي خادم
العلم بالحرم الشريف المكي عفى عنه۔

محمد القاسمي الشربيني

الجواب

۱۱ الحمد لله وحده والصلوٰة والسلام على من لا نبي بعده۔ ما قاله حضرة مولانا مفتي الحنفية ومن تبعه من السادة الشافعية والمالكية والحنابلة فهو الحق وما عاداه فهو باطل لا يعول عليه قراءةً ولا يعمل به ديانةً بل اخراج حرف الضاد هو كما غير زيادة ولا نقصان

وهو التحقيق في الشاطبية عن الشاطبي كما في التيسير ولابن الجزري في المقدمة والتمهيد وفي

[له] جواب ششم آپ کا ہے آپ بڑے متقی اور جید قاری ہیں قراآت عشرہ کی سند آپ ہی سے سید حافظ عبداللہ صاحب مرحوم مغفور کو پہونچی ہے ۱۲ (مولف)

نهاية القول المفيد للشيخ محمّد نصر مكّى وغيرهم
من الكتب والشرّاح باتقان ولم يرد عن احد من
اهل الاداء المعول عليهم قول خلاف ذلك بل و
لا خلاف من رواية من جهة العشرة ولا فى الشواذ
خادم القرآن الشريف بمكة المشرفة ۔ ابراهيم سعد المصرى
ابن المرحوم على سعد ۔

ابراهيم على سعد بن

الجواب ٨

ربّ زدنى علما ۔ اقول وبالله التوفيق ۔ قال ابن الجزرى
فى التمهيد ۔ اعلم ان هذا الحرف ليس فى الحروف حرف
يعسر على اللسان غيره فان السنة النّاس فيه مختلفة
وقل من يحسنه فمنهم من يخرجه ظاء معجمة لانه
يشارك الظاء فى صفاتها كلها الا الاستطالة فلولا

جواب ہفتم
آپ نہایت ہی قراءت
عشرہ وغیرہ کے حافظ
ہیں اور بہت ہی عمدہ
پڑھاتے ہیں ۔ قاری عبد اللہ
صاحب دام فیوضہم کو
آپ ہی سے قراءت عشرہ
کی سند و اجازت حاصل ہے
اور طیبۃ النشر کے طریق سے
روایت حفص کی اجازت
راقم کو بھی ہو چکی ہے
۱۲ (مولف)

الاستطالة واختلاف المخرجين لكانت ظاء وهم اكثر الشاميين وبعض اهل المشرق وهذا لايجوز فى كلام الله تعالى لمخالفة المعنى الذى اراده الله تعالى اذ لو قلنا فى الضالين الظالين بالظاء المعجمة لكان معناه الدائمين وهذا خلاف مراد الله تعالى وهو مبطل الصلوة لان الضلالة بالضاد هو ضد الهدى كقوله ضل من تدعون الا اياه ولا الضالين ونحوه والظلول بالظاء هو الصيرورة كقوله ظل وجهه مسودا وشبهه فمثال الذى يجعل الضاد ظاءً وشبهه كالذى يبدل السين صادا فى نحو قوله واسروا النجوى او يبدل الصاد سينا فى نحو قوله واصروا واستكبروا

فالاول من السر والثانی من الاصرار انتہی ملتقطا
من القول المفید۔ وغایۃ ما فی المقام انہ لا یجوز
لاحد تبدیل حرف بحرف فی کلام اللہ تعالیٰ وما حکاہ
ابن جنی عن بعض العرب من النطق بالضاد ظاء
فہو من الغریب فی غیر کلام اللہ لان القراءۃ سنۃ
متبعۃ ولم ینقل احد من ائمۃ الاداء ابدال
الضاد ظاء واللہ موفق للصواب۔ شاکر حسن[١]

حسن شاکر ۱۲۹۷

الجواب ۹

اقول ما نصہ مشائخنا فما ذکرا علاہ ھو الصحیح
والمعول علیہ بنص ائمۃ اہل التجوید۔

علی حسن الغمراوی ۱۲۷۷

(علی حسن غمراوی)[٢]

[١] جواب ۸ میں شیخ آپکا بیان مرقوم ہو چکا ہے۔ قراءت سبعہ و عشرہ کے آپ ماہر تھے اور حسن [illegible] آپکا نام تھا اور حسن صوت تو خداداد و جسکے باعث مکہ معظمہ میں آپ حسن بنت زہر اللیالی مشہور اور معروف تھے۔ بنت زہر اللیالی کا ترجمہ یوں سمجھنا چاہیے (گل خندہ) آپ خانہ کعبہ میں مشہور تھے یعنی اکثر شب میں آپ قرآن پڑھا کرتے تھے اور جس جا ہی آپ قرآن مجید اپنی صوت عجیبہ سے تلاوت فرماتے تھے تو راستہ والے بھی اختیار کری ہو جاتے تھے اور گویا وہ شب اور وہ مقام تلاوت آپکی حسن قراءت سے مہک اٹھتا تھا اور ہر ایک شخص پر اسوقت عجیب طرح کی حالت طاری ہوتی تھی اور جیسے دلمیں خوف خدا ہوتا تھا اور اسکا دل و دماغ آپکی قراءت و حسن صوت سے تر و تازہ اور معطر و مسرور ہوتا تھا اور یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا اسوقت قرآن اور تر ہی حق تعالیٰ سے سنتے ہیں کہ ایسی موثر قراءت بجز کسی قاری کے نہیں سنی علاوہ کامل ہونے کے اس فن شریف میں جنکے آواز بھی آپکی خداداد تھی ماہ صیام میں اکثر آپکے اور ہمیشہ قرآن مجید کا دور ہوتا تھا سنہ ۱۳۰۱ھ ایام حج میں شدت کے جو مرض وبا ہیضہ مکہ مکرمہ میں پھیلا تھا جسکی بابت لوگ بیان [illegible] زمین ہولی افسوس صد افسوس یہ قاری صاحب صحیح معنی میں [illegible] مرض ہیضہ کا ہوا اور [illegible] میں مرحوم نے وفات پائی اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت فرماوے آمین

[٢] جواب ۹ [illegible] المعروف [illegible] آپکا [illegible] مفتی علی [illegible] قاری ہیں اور حافظ بھی [illegible] حضرت قراء [illegible] بیان درج ہیں تمام [illegible] عالم عرب میں [illegible] قراءت تجوید کے قاعدوں [illegible] حسن کلام [illegible] قراءت کا زیادہ مستحق سمجھا جاتا (مولف)۔

الجواب ۱۰

اقول ما قاله مفاتی الانام هو المعول علیه والسلام

(سرور گلشنی)[ف۱] مهر سرور گلشن ۱۳۰۷ھ

الجواب ۱۱

الحمد لله والصلوٰة والسلام علی رسوله ما اجاب به سراج الملة ومفاتی الاسلام ورئیس العلماء الامجد الکرام۔ ووافقه فی ذلک بقیة مفاتی الاعلام هو الحق الذی یرجع الیه کل خاص وعام۔ کتبه العبد الضعیف الراجی فضل رب الکونین، عبد الله[ف۲] بن السید حسین عاملهما الله بلطفه الخفی وفضله الوفی فی الدارین۔ مهر عبد الله ۱۲۸۵ھ

ف۱ جواب دہم بہت ہی مختصر آپ نے تحریر کیا ہے آپ بڑے نیک بخت شخص ہیں اور قرأت عشرہ کے ماہر ہیں ۱۲ (مؤلف)

ف۲ جواب یازدہم آپکا ہے اور آپ وہی سید عبداللہ صاحب مرحوم ہیں جنہنے راقم کو قرأت سبعہ کی سند واجازت دی ہے اور جناب مرحوم کے مناقب بالاختصار اوائل کتاب ہذا میں مرقوم ہیں ۱۲ (مؤلف)

الجواب ۱۲

اقول ما قالہ مفاتی والقراء الحرمین المحترمین زادھما اللہ شرفا وتکریما وھکذا تلقیناہ من افواہ مشائخنا الکرام والسلام۔

کتبہ عبداللہ بن محمد بشیر خان کان اللہ لھما المدرس بمدرسۃ الشیخ رحمۃ اللہ المرحوم۔

عبداللہ ۱۳۰۵ھ

یہ بھی معلوم رہے کہ قرآت چودہ ۱۴ تک مروی ہین جنکی تین قسمین ہین اول قسم متواتر جو ائمہ سبعہ سے مروی ہے جنکے اسماء مع اُنکی رواۃ کے کتاب ہذا کے شروع مین درج کئے گئے ہین۔ دوسری قسم مشہور ہے جو متواتر سے کسی قدر رتبہ مین کم ہے اور ائمہ ثلاثہ سے جنکے اسماء مع اونکے رواۃ کے نقشہ ذیل مین اول لکھے گئے ہین مروی ہے۔ اور تیسری قسم شاذ ہے جو متواتر اور مشہور

ہ صاحب جواب دوازدہ ۱۲
یہ وہی قاری عبداللہ ہیں
صاحب ہین جنہون نے
تمام سند اور روایت حفص
کی سند شاطبی کے طریقہ سے
پڑھی ہے جنکا تذکرہ اسما
ذکر ترکا ابتداء کتاب ہذا مین
حاشیہ پر صفحہ ۱۲ سے
(لف)

دونون کی تعریف سے خارج ہے اور روایۃً اور لغۃً اور
رسم خط کے خلاف ہے جسکے موافق پڑہانا ممنوع
اور نماز اوس سے جائز نہین کما صرّح
فی الاتحاف والاتقان وغیث النفع

وہ ان ائمۂ اربعہ سے منقول ہین جنکے
اسما مع انکی رواۃ کے ائمۂ ثلاثہ کے بعد
نقشہ مین لکھے گئے ہین

واللہ اعلم و
علمہ اکمل و
اتم

Ca l
Sub

نقشہ بقیہ ائمہ اربع عشر[۱۴] جسمین ابو جعفر یعقوب خلف قرآت عشرہ مین داخل ہین اور باقی اربع عشر[۱۴] مین

نشانات	اسمائے ائمہ	اسمائے راویان	اسمائے راویان	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵
۱	ابو جعفر بن یزید بن قعقاع	عیسیٰ بن وردان	سلیمٰن بن جماز	⸭
۲	یعقوب بن اسحٰق الحضرمی	رویس	روح	⸭
۳	خلف بن ہشام بزار	اسحٰق الوراق	ادریس الحداد	⸭
۴	ابن محیصن محمد بن عبد الرحمٰن المکی	بزی[۱]	ابو الحسن بن شنبوذ	[۱] یہ وہی بزی ہین جو ابن کثیر سے بھی روایت کرتی ہین ۱۲ (مس)

نشان	اسمائے ائمہ	اسمائے راویان	اسمائے راویان	کیفیت
۵	یزیدی یحیے[۵۱] بن المبارک	سلیمٰن بن الحکم	احمد بن فرح بالحاء المهملة	۵۱ یہ وہی یحیی ہین جنکے واسطے سے دوری اور سوسی ابو عمر سے روایت کرتے ہین ۱۲ (مس)
۶	حسن بصری	شجاع بن ابی بصر البلخی	دوری ۵۲	۵۲ یہ وہی دوری ہین جو ابو عمرو بصری سے بھی روایت کرتے ہین ۱۲ (مس)
۷	اعمش بن سلیمان بن مهران	حسن بن سعید المطوعی	ابی الفرج ۵۳ الشنبوذی الشطوی	۵۳ بالجیم ۱۲

حقوق الطبع محفوظ ہین

کوئی صاحب اپنے پر ان جملہ اوراق کتاب کے طبع کی تکلیف ہرگز گوارہ نہ فرماوین جسقدر جلدین اس کتاب کی مطلوب ہون مؤلف صاحب کو لکھین آجاوینگی

از جانب صاحب مطبع

بُش

اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ

بفضل ربّ المشرقین وربّ المغربین

انّ ہٰذین التقریظین[٢]

اعنی

تقریظ[١] الحکیم محمّد عنایت اللہ خان و تقریظ[٢] المولوی
محمّد جعفر حسین عاملہما اللہ بلطفہ الخفی و فضلہ الوفی فی الدارین

طبعہما مہتمم المطبع محمّد قادر علیخان فی عشر صفر

تقریظ جناب افضل العلما مولانا مولوی محمد جعفر حسین صاحب

ہزاران ہزار شکر اُس منعم حقیقی کو سزاوار ہے جسنے اپنے نبی مکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر ایسا مقدس کلام نازل فرمایا جس سے ہم اپنی معاش و معاد کے مفید احکام کو الی یوم القیامہ استنباط کر سکتے ہین اور اس کلام معجز نظام کی برکت سے جسنے اپنی فصاحت و بلاغت مین بیمثل ہوکر بڑے بڑے فصحاء و بلغاء عرب کو عاجز کیا۔ ہم اپنے برگزیدہ رسول کے رسالت کی بلاریب تصدیق کرتے ہین۔ اور بیعدد و بیشمار تحف درود و سلام اوس معظم و مکرم رسول اور اُسکی آل اطہار و اصحاب اخیار کے شایان ہے جو امی لقب مشہور ہوکر من عند اللہ ایسی جوامع الکلم سے ممتاز ہوا جسکے ارشادات طیبات نے ہمکو اپنے امور دنیوی و اخروی مین علی الدوام استخراج جزئیات پر قادر بنایا اور جسکے خصائل حمیدہ و شمائل پسندیدہ نے

ہزارون گمراہان عرصۂ ضلالت کو سیدھے راستے یقین و ہدایت کے بتلائے۔

امابعد اصحاب خبرت وارباب بصیرت پر ظاہر و باہر ہے کہ علم تجوید ایک نہایت فن شریف و علم منیف ہے جسکے حفظ ضوابط و قواعد سے انسان ضعیف البنیان قرائت کلام آلہی پر علی وجہ الاکمل قادر اور مورد رحمت آلہی و فائز ثواب اخروی ہوتا ہے۔ ہر فرد بشر پر لازم و متحتم ہے کہ اس مقدس فن کی تحصیل مین کامل سعی بجالائے تا درستی الفاظ و عبارات کلام آلہی سے مالایتناہی محرز سعادات کونین ہو اور اس شریف فن مین اگرچہ علمای سلف و خلف نے متعدد رسائل بالسنہ مختلفہ تصنیف و تدوین کئے ہین لیکن فی زماننا ہمارے مقتدای عصر فخر الاقران والاماثل۔ صاحب المجد والفضائل واقف اسرار قرآنی۔ ماہر رموز کلام ربانی مجمع الورع والحسنات منبع الفضل

والبرکات۔ کوکب سپہر کرامت وشرافت۔ بدر سماء فخامت ونجابت
معدن مروت واحسان۔ فخر فتوت وامتنان۔ المؤید بتائید
لم یزلی مولنا الحافظ القاری الحاج۔ محمد سلیمان العلوی
المکی لا زالت شموس افادته وافاضته طالعة
علی روس الادانی والاقاضی نے ایک ایسی عمدہ کتاب
تالیف وتدوین کی ہے جو مالا مال فوائد سے مشحون ومخزون ہے
اور ہر ایک مبتدی ومنتہی شخص بقدر اپنی اپنی استعداد کے اوس سے
اکتساب کمال کرسکتا ہے۔ اور باوصف قلت حجم کثرت فوائد
پر شامل وحاوی ہے حق تو یہ ہے کہ یہ عجالہ نافعہ عجیب وغریب
نعمت ہے جو اب تک بزبان اردو اس شرح وبسط کے ساتھہ غالباً کسی
نے نہیں دیکھا۔ جب ایسی عمدہ کتاب جسکو بحق طلبہ فن تجوید نعمت
عظمی تعبیر کرنا بجا ہے۔ اس ہیچمدان کی نظر سے گزری تو بفحواے

واما بنعمۃ ربک فحدث بانظور اظہار اللنعمۃ اپنی اس مختصر عبارت کو کتاب کے آخرین درج کرکے داعی ہوا کہ خداوند عالم و عالمیان اس کتاب سے تمامی محصلین کو نفع کثیر و فیض جمیل عطا فرمائے اور اسکے مؤلف کو جنہون نے محض شفقۃً علی حال المتعلمین اپنے بیش بہا وقت کو اسکی تالیف و تصنیف مین صرف کیا جزاے جزیل عنایت فرمائے اور دائماً اپنی حمایت و حفاظت مین رکھے اور اونکے جمیع مقاصد و مآرب دارین بطفیل رسول الثقلین برلائے آمین یا مجیب السائلین۔

وانا العبد الضعیف الراجی الی شفاعۃ سید الکونین محمد جعفر حسین عفا عنہ رب المشرقین والمغربین

تقریظ جناب مولوی حافظ قاری حکیم محمد عنایت اللہ خانصاحب

راقم تقریظ ہذا ۱۲
حضرت مولانا مولوی
جعفر حسین صاحب
مددگار منتظم محکمہ عدالت
و کوتوالی و امور عامہ
سرکار نظام خلد اللہ ملکہ
ہیں فقط ۱۲
(محمد عنایت اللہ خان)

۱۳۰

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ذٰلِکَ مِنۡ فَضۡلِ اللّٰہِ عَلَیۡنَا وَعَلَی النَّاسِ وَلٰکِنَّ اَکۡثَرَ النَّاسِ لَا یَشۡکُرُوۡنَ ○ الحمد للہ والمنۃ کہ زمانہ خلافت وعہد سلطنت کہف الفقرا ملجای علما وفضلا بندگان عالی متعالی حضور پر نور محبوب الدولہ نواب **میر محبوب علیخان** بہادر مظفر الممالک فتح جنگ نظام الملک آصف جاہ بہادر اطال اللہ عمرہ وخلد اللہ ملکہ۔ مین سلالۂ خاندان ہاشمی خلاصۂ دودمان مرتضوی مجموعۂ اوصاف حمیدہ معدن اخلاق پسندیدہ ماہر قرآآت سبعہ واقف نکات اربعہ عشرہ یادگار حضرت محمد بن الحنفیہ بن علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ وعن اولادہ قاری محمد سلیمان صاحب علوی جنکے خاندانی اعزاز اور شرف تربیت کی مختصر کیفیت ذیل مین مندرج ہے بغرض افادہ خاص وعام ایک کتاب المسمے بالمختصر المفید فی مباحث النحویہ

المعروف بتحفۃ الطلاب اپنے اساتذہ کرام مدارس مکہ معظمہ کے طرز تعلیم کے مطابق اُردو سلیس با محاورہ عبارت مین بمصداق کلم الناس علی قدر عقولهم فن تجوید مین تالیف فرمائی ہے جو عرصہ سے ایسی ہی رکھی تہی اگرچہ خاص خاص شائقین اوسکے نقول سے مستفید ہوتے تہے اور عام لوگ اوسکے نفع سے محروم تہے لہذا کمترین نے اپنی خواہش و اصرار سے مؤلف ممدوح کو اسپر آمادہ کیا کہ وہ اپنے اس فیض مخفی کو ظاہر فرمائین اور عام لوگون کو اپنی تصنیف و تالیف سے نفع پہونچائین۔ چونکہ قاری صاحب معز ماشاء اللہ علم عربی و زبان عربی و اُردو کے کما ینبغی ماہر ہین اسلئے حضرت نے کمترین کی التجا کو قبول فرما کر ساتہہ ہی ایک رسالہ المسمیٰ بہ هدیۃ الاحباب + و تذکرۃ اولی الالباب الملقبۃ ببرهان جو کہ پند و نصائح مین خاص بزبان عربی فصاحت

وبلاغت سے مملو ہے تالیف فرمایا اور علی ہذا اخیر مین ایک تشکریہ نامہ جسمین بعض معززین حیدرآباد و دیگر اصحاب کمالات کے حالات درج ہین اُردو زبان مین تصنیف۔ اور کُل کو بغرض تعمیم فیض ایک جگہ مجتمع کر کے طبع کرا دیا ہے۔

بیت

و۲ مؤلف عمم فیوضہ کے خاندانی شرف اور قدیمی اعزاز اور فخر تر کے متعلق قلم اوٹھانا ناواقفون کے لئے ابہام مبالغہ اور خود مؤلف روشن خیال کے خلاف رضا ہے جو کہ اپنے جدامجد یعنی علی بن ابیطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس مقولہ کے پابند ہین۔

ان الفتی من یقول ها انا ذا
لیس الفتی من یقول کان ابی

مگر دل سے میرے ایسے موقع پر نہین رہا جاتا اور بے اختیار جی چاہتا ہے کہ تھوڑی کیفیت تو اسوقت ضرور ہی (مؤلف صاحب معظم کی ہدیۂ ناظرین کیجاوے) آپکے اکابر معززا ور ذی رتبہ لوگ ہین

اوراساتذہ سلاطین دہلی سے رہے ہین چنانچہ سر سید احمد خان
مرحوم اپنی کتاب آثار الصنادید مین جسمین اونہون نے
دہلی کے معزز خاندانون کے تاریخی حالات لکھے ہین مؤلف کے
پردادا صاحب مرحوم کے متعلق عبارت یہ لکھتے ہین جو بجنسہ اونکی
کتاب سے نقل کیجاتی ہے وھی ھذہ (بہ نیت ثواب ندیم الدولہ
خلیفۃ الملک حافظ محمد داؤد خان مستقیم جنگ نے اس مسجد[۱۵] کے
پاس اپنی دریا دلی اور فیض بخشی سے نہایت عمدہ نفیس و دلکشا دایا
باؤلی بنوادی ہے کہ خلق اللہ کو اوس سے آرام ہے یہ باؤلی سنہ ۱۲۶۰ھ
ہجریہ مین شروع ہوئی اور سنہ ۱۲۶۳ ہجریہ مین ختم ہوئی حافظ محمد داؤد صاحب
نہایت سخی اور بڑے ہمت والے آدمی ہین اور بڑے صاحب خاندان
ہین انکے آبا و اجداد ہمیشہ سے خاندان شاہی مین معزز اور ممتاز
چلے آئے ہین حضرت ظل سبحانی ابو الظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ

[۱۵] [illegible] قطب الاقطاب قطب الدین بختیار کاکی [illegible]

بادشاہ غازی نے آپکے والد ماجد حافظ محمد خلیل سے استفادہ کلام مجید حاصل کیا ہے انکو حضور ظل اللہ مین ایک درجہ تقرب حاصل ہے کہ اور کسی کو میسر نہین اور سنہ ۱۰ جلوس والا سے داروغگی نذر نثار اور علاقہ خانسامانی پر مشرف ہین) اسکے سوا سر سید احمد مرحوم نے جو کچھہ تعریف و توصیف فرمائی ہے بخیال تطویل عبارت درج نہین کیگئی۔

اور آپکے والد امجد حافظ محمد اسمعیل المخاطب بہ مشیر الدولہ کو بلحاظ اونکے خاندانی اعزاز اور آبائی عزت کے ہر ہائنس[۵۱] نواب شاہجہان بیگم صاحبہ کرون آف انڈیا طبقہ اعلای ستارہ ہند والیہ بھوپال نے بھی

---

[۵۱] ہر ہائنس نواب شاہجہان بیگم صاحبہ کرون آف انڈیا رئیس دلاور اعظم طبقہ اعلای ستارہ ہند رئیسہ بھوپال دام اقبالہا جی-سی-ایس ای- اینڈ-سی-آئی- آپ ششم جمادی الاول ۱۲۵۴ھ ہجری مین تولد اور غرہ شعبان ۱۲۸۵ھ کو بفضلہ تعالی تخت نشین ہوئین[۵]۔

آپ خدا کے فضل سے نہایت مستقل مزاج اور شرع شریف کی بہت پابند ہین

۵ یادداشت
بستم شوال سنہ ۱۳۱۵ھ
یہ سنہ جلوس (۱۲۸۵ھ)
جو حاشیہ مین لکھا ہوا ہے
بلحاظ اقتدارات کاملہ کے تحریر کیا گیا
اور اس سے قبل جو سنہ
بیگم صاحبہ کی بیان کیجاتی ہے
وہ حسب تعمیل جریدہ گورنر
صاحب بہادر مورخہ گیارہ
اپریل سنہ ۱۸۴۵ء مطابق تیرہ
ربیع الآخر سنہ ۱۲۶۱ھ بوجہ
صغر سنی بیگم صاحبہ سرکار
عالیہ مختاری ریاست
نواب سکندر بیگم صاحبہ
مرحومہ عمل مین آئی جسکا
احوال تاج الاقبال تاریخ
ریاست بھوپال مین بخوبی
درج ہے ۱۲
(مولف)

اور اپنے وعدونکی بہت ہی صادق جسکا ہمین خاص طور پر تجربہ حاصل ہے۔ اور آپ کے عہد مبارک مین خدا کے فضل وکرم سے ریاست کی بہت کچھ ترقی ہوئی ہے اور عمارات جدیدہ تو ماشاء اللہ بیحد و بیشمار تیار ہوئین اور ہو رہی ہین چنانچہ شہر شاہجہان آباد جو متصل بھوپال کے واقع ہے بہین خاص تاج محل مبارک جو قیامگاہ سرکار عالیہ ہے اور بارہ محل وغیرہ۔ خاص اخوان ریاست و امرا و اعزا کے لئے بنے ہین جو محاذی اوسکے واقع ہین و نیز تاج المساجد نہایت عظیم الشان جو عرصہ دراز سے زیر تعمیر ہے یہ تمام عمارتین ہمیشہ کے لئے خاص آپ ہی کی یادگار و فیض آثار سمجھی جاوینگی **ف۲** حال مین جناب معلی القاب ہز اکسلنسی رائٹ آنریبل لارڈ کرزن صاحب بہادر گورنر جنرل و وایسرای کشور ہند نے بروقت تشریف آوری بھوپال سلمہ المتعال۔ بتاریخ ۲۵ نومبر سنہ ۱۸۹۹ء بجواب اسپیچ بیگم صاحبہ سرکار عالیہ جو اسپیچ دی تھی۔ اوسمین آپ کی اور سرکار مرحومہ نواب سکندر بیگم صاحبہ یعنے آپکی والدہ ماجدہ کے عہد حکومت کی بہت کچھ تعریف فرمائی ہے جس سے بخوبی ظاہر ہوتا ہے کہ علاوہ اوصاف مذکورہ بالا کے آپ **ماشاء اللہ** اعلیٰ درجہ کی مدبرہ اور رعایا پرور و منصف مزاج اور عادلہ و مخیّرہ ہین اور ہر ایک صاحب عزت و اہل کمال کی قدر شناس۔

الغرض یہ تمام وصف آپ مین بفضلہ تعالیٰ ایسے ہین کہ جنکی تعریف و توصیف سے قلم قاصر ہے اور بیشک اعلیٰ مرتبہ کے رؤسا مین اسی قسم کے اوصاف حمیدہ و جمیلہ ہونے چاہئین۔ رب العالمین عمر و اقبال مین آپکے بے انتہا ترقی فرماوے۔ اور آپکو اور آپکی اسلامی ریاست کو ہر ایک آفات و بلیات سماوی و ارضی سے مدام محفوظ رکھے۔ آمین ثم آمین +

(حاشیہ ضروری از جانب مولف محمد سلیمان علوی)

اعلیٰ درجہ کی تعظیم و تکریم سے آپکی قدر شناسی کی حتیٰ کہ بہت خوشی کے
ساتھہ صاحب معز کو اپنے برادر میاں نظیر محمد خانصاحب کا داماد بنا کر خاص
اپنے سلسلہ اقربا مین داخل فرمایا اور دم الپسین تک اپنے ہمراہ حافظ صاحب مرحوم کو علیحدہ ہونے
نہ دیا قبل[۵] وفات حافظ صاحب مرحوم بطور سیاحت حیدرآباد دکن بھی
تشریف لائے تھے بوساطت نواب مستحکم جنگ بہادر فیاض الملک
و نواب اکرام جنگ مرحوم تاریخ ششم رجب المرجب سنہ ۱۳۰۵ ہجری کو
اعلیحضرت بندگانعالی خلد اللہ ملکہ کی خدمت اقدس مین باریاب
ہو کر ملاقات سے مشرف ہوئے۔ بعدہ مراجعت بھوپال کی اور سنہ ۱۳۰۶ھ
ہجری مین آپنے بھوپال ہی مین انتقال کیا۔ غفور رحیم حافظ صاحب
مرحوم کو غریق رحمت فرمائے آمین۔

[۶] غدر کے بعد جبکہ بفحوای آیہ شریفہ اِنَّ الْمُلُوْکَ اِذَا دَخَلُوْا
قَرْیَۃً اَفْسَدُوْھَا وَجَعَلُوْا اَعِزَّۃَ اَھْلِھَا اَذِلَّۃً بڑی بڑی

خاندان تباہ وتاراج ہونے لگے اور ایسے ذی رتبہ لوگون کا دہلی مین رہنا دشوار ہوا اوسوقت مؤلف صاحب اپنے نانا نواب میرزا صاحب مرحوم خلف الرشید نواب مغل بیگ خان مرحوم جوکہ وزرای دہلی سے مانے جاتے تہے اور خدا کے فضل سے حافظ قرآن بہی تہے جنہون نے خاص مکہ معظمہ مین بتاریخ ۲۶ ماہ جمادی الاول سنہ ۱۲۹۹ ہجری مین وفات پائی اونکے ہمراہ چہہ ماہ کی عمر مین اپنی والدہ ماجدہ کے ساتہہ مکہ معظمہ کو چلے گئے اور وہین نشو ونما پایا اور تعلیم وتربیت آپکی خاص مکہ معظمہ مین ہوئی اور زیادہ تر تعلیم کا حصہ مدرسہ صولتیہ مین جوکہ جناب مولانا مولوی[۵۱] رحمت اللہ صاحب مرحوم مہاجر صادق مغفور کی نگرانی مین تہا مختلف اساتذہ سے وقوع مین آیا بلکہ یون کہنا چاہیے کہ یہ نعمت مدرسہ مذکورہ مین بتوجہ خاص مولوی صاحب مرحوم مؤلف صاحب کو حاصل ہوئی۔

---

[۵۱] یہ وہی مولوی رحمت اللہ صاحب ہین جنہونے زمانہ سابق کے بڑے بڑے معزز پادریون سے مقام اکبر آباد آگرہ مین ماہ رجب المرجب سنہ ۱۲۷۰ ہجری مین مجمع عظیم کے سامنے پانچ مسائل ذیل مین مباحثہ ہوا تہا۔ تحریف۔ نسخ۔ تثلیث۔ حقیت قرآن۔ نبوت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ بعونہ تعالیٰ آپ جوابات مین غالب رہے تہے جسکا قصہ بہت طول طویل ہے اور آپکی مؤلفہ کتاب اظہار الحق مین مفصل درج ہے۔ غرض اوسوقت اہل اسلام کی شرم رہ گئی اور تمام مسلمانونکو ایک عزت حاصل ہوئی بعد آپنے اسی زمانہ مین مکہ معظمہ کی ہجرت کی اور آخر عمر تک وہین رہے اور وہان بہی آپسے بے انتہا فیض جاری رہا۔ معززین عرب کی نظرون مین ہندی مکسور القلب سے تعبیر کئے جاتے تہے اور یہ اسباب ہندیت ہی ذلیل وحقیر تہے مگر آپکی وجہ سے اور مرشدنا ومولانا حضرت حاجی امداد اللہ شاہ صاحب قبلہ دام فیوضہم کے مکہ معظمہ مین تشریف رکہنے سے اور آپ ہر دو حضرات کے فیوض ظاہری وباطنی وہان جاری ہونے سے جیسے عزیز ہندی بنظر تحقیر دیکہے جاتے تہے ویسے ہی ماشاء اللہ بیگانہ نام ہو سکے اور عزیز دنیا تعظیم وتکریم ہونے لگی (۲) (از جانب مؤلف)

مولوی رحمت اللہ صاحب مغفور نہایت مقدس بزرگ بافیض شخص تھے تمام اہل ہند کو حضرت مرحوم کی ذات بابرکات سے فیض پہونچا اور فخر حاصل ہوا سلطان روم سابق یعنی سلطان عبد العزیز خان مرحوم مغفور ایک مرتبہ آپکی ملاقات سے محظوظ ہوئے اور سلطان المعظم المفخم امیر المومنین سلطان عبد الحمید خان غازی خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ نے نہایت اشتیاق کے ساتھہ مولوی صاحب مرحوم کو مکہ معظمہ سے خاص طور پر ۲ دو مرتبہ قسطنطنیہ مین طلب فرمایا اور کمال عقیدت سے پیش آئے جسکی کیفیت کے لئے ایک دفتر چاہیے اس مختصر مین گنجایش تحریر نہین افسوس ۱۳۰۸ھ ہجری مین مولوی صاحب مرحوم مغفور نے خاص مکہ معظمہ مین وفات پائی خدا ہی تعالیٰ غریق رحمت فرماوے آمین۔

وقف
قاری صاحب معزز نے علم تجوید مدرسہ صولتیہ مین اُن حضرات سے

اخذ فرمایا ہے جنکے اسمای گرامی کتاب ہذا کے اول مین مع کوائف مختصرہ اونکے مندرج ہین اور باقی علوم عربی وفارسی دوسرے علمای عظام یعنی مولوی احمد حسن صاحب جو کئی سال تک مدرسہ موصوفہ کے مدرس اول رہے ہین اور مولوی حضرت نور صاحب وغیرہم ادام اللہ فیوضہم سے تعلیم پائی۔

لیکن بوجہ وراثت آبائی فن تجوید کی طرف آپکا میلان زیادہ رہا ہے چنانچہ بعد انفراغ تحصیل علوم واخذ سند مدرسہ صولتیہ مذکورہ مین چھ سال تک جماعت تجوید کے آپ مدرس رہے ف۔ خدا کے فضل وکرم سے ابتک یہ مدرسہ قایم اور فیض جاری ہے چونکہ محض توکل پر یہ مدرسہ قایم ہوا ہے اسلئے معززین مسلمانان ہندکو خصوصًا اور دیگر معززین اقوام پر عمومًا فرض ہے کہ مدرسہ ہذا کی حالت کی طرف توجہ مبذول فرماوین اور ہمت سے کام لین فی سنہ ۱۳۰۵ ہجریہ مین

جب نواب صدیق یار جنگ مرحوم مغفور جو کہ بالکل خیر مجسم علم دوست درویش منش علمای قرأت کے قدردان مردم شناس نقاد فضل وکمال تھے حج بیت اللہ کو تشریف لیگئے مؤلف صاحب ممدوح سے ملاقات حاصل کر کے وہان اعلی درجہ کا خلوص واتحاد آپ سے مرحوم نے پیدا کیا اور نہایت شوق کے ساتھ اپنے نبیرہ میر ولایت علی صاحب کو بغرض تعلیم فن تجوید مولف صاحب کے تفویض فرمایا اور اپنے ساتھ حیدرآباد چلنے کی خواہش ظاہر فرمائی چونکہ حضرت موصوف یعنی مؤلف صاحب اوس وقت تک سوای حرمین شریفین کے دوسرے شہرون سے بالکل ناآشنا تھے اسلئے بلدہ مین آنیکی جرأت نہین کی اور عذر فرمایا لیکن بعد واپسی کے نواب صاحب مرحوم مغفور نے نہایت اشتیاق اور کمال اصرار سے قاری صاحب کو بلدہ حیدرآباد مین سنہ ۱۳۰۷ ہجری

مین بغرض ملاقات طلب فرمایا چونکہ یہان کے لوگ عموماً فن تجوید
کے سخت حاجتمند تہے لوگونکی خوش قسمتی اور سچی خواہش اور نواب
سر آسمانجاہ بہادر مرحوم مغفور نوّر اللہ مرقدہٗ و ادام اللہ ولدہٗ
کی قدردانی نے وہ اسباب قایم کردیے کہ قاری صاحب یہان
مقیم ہوگئے اور اپنے ذاتی شرف اور بلحاظ خاندانی فضل و کمال کی آپ نے
اپنا فیض اس قسم سے بلدہ حیدرآباد فرخندہ بنیاد مین جاری فرمایا ہے
کہ آج اس بلدہ مین ہمارے تجوید کے چرچے اور قرأت کے تذکرے
سننے مین آتے ہین جسطرف سے تلاوت قرآن کی صدا آتی ہے
اوسمین نغمہٗ داؤدی اور لحن سلیمانی کے ہوش ربا جذبات محسوس
ہوتے ہین آپکے ذاتی فیض سے بہت لوگ بفضلہ تعالی اب
حیدرآباد فرخندہ بنیاد مین ایسے قابل ہوگئے ہین کہ ہر کوئی بجاے
خود اوستادانہ حیثیت سے تعلیم دیسکے۔ اہالی دکن کو خصوصاً و دیگر

حضرات کو عموماً نہایت ضرور ہے کہ سرکار عالی حضور نظام خلد اللہ ملکہ
کے عمر و اقبال کے لئے دست بدعا رہین جسکی قدردانی سے ایسے
مقدس فاضل سے یہ لوگ فیضیاب ہوئے۔ اور نیز واجب ہے
کہ نواب وقار الامرا اقبال الدولہ بہادر مدار المہام سرکار عالی اور نواب
فخر الملک بہادر معین المہام سرکار عالی دام اقبالہما کا شکریہ تہ دل
سے ادا کرین کہ آپکی قدردانی اور ہنرپروری کے باعث عام لوگونکو
قاری صاحب ممدوح کی ذات بابرکات سے نفع پہونچا ہے۔

ف راقم نے بہی قاری صاحب موصوف سے قرأت سبعہ وغیرہ مین
افادہ بہت کچھہ خدا کے فضل سے حاصل کیا ہے چنانچہ اسکی
کیفیت ہماری کتاب مسمی محبوب القرا جو زیر تالیف ہے اوسمین
انشاء اللہ تعالیٰ درج ہوگی +

متّع اللّٰہ المسلمین بطول حیاتہ و

صحة ذاته بحرمة نبیّه واهل بیته
آمین ثمّ آمین
والحمد لله رب العٰلمین
خادم الحکما
محمد عنایت الله خان عفا عنه الرحمٰن

تمت

طہ
آپ نہایت لایق وفایق
اور بہت فاضل وکامل و
حاذق طبیب تھے اور
بڑے ذی علم اور نہایت
شریف [illegible] فی زمانہ
آپ مقام حسن پور لوہاری
جو ضلع مظفرنگر میں واقع ہے
وہاں تشریف [illegible] سابق
میں بلدہ دتیہ [illegible]
بنارس میں تشریف فرماتے
[illegible] ربیع الاول سنہ ۱۳۱۱ھ
(محمد جعفر حسین)

صحت نامہ حصہ دوم تحفۃ الطلاب

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	کیفیت
۲	۱۰	فیص	فیض	اس حصہ دوم مین بہی کاتب صاحب سے سہواً چند غلطیان ہوگئی ہین بوقت قرأت انکی بہی اصلاح فرمالیجائے (مؤلف)
۳	۱۱	قرأتهم	قرأتها	
۴	۵	بروایت	بروایة	
۴	۹	الاستعازة	الاستعاذة	
۱۷	۲	سواءٍ تقاربًا	سواءٌ تقاربا	
۱۹	۳	ثلاوة	التّلاوة	
۲۸	۱۱	والمسلم	ومسلم	
۳۰	۶	حسن القرآت	حَسِّنُوا القرآن	
۴۸	۹	صغیر	صفیر	
۵۸	۳	تحبوید	تجوید	

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	کیفیت
۶۸	۹	تَبِیْتُ	یَبِتُّ	۵ا اس صفحہ ۹۲ کا متن
۷۴	۹	جامنا	جانتا	صحیح ہے مگر حاشیہ
۸۵	۹	نہو	ھُوَ	۲ مین یعنی ذکرا مالہ مین اور
۸۸	۳	تلبینھا	تلیینھا	نوین سطر مین لفظ کسرہ
۸۹ ۵ا ۹۲	۶	باالضم	بالضم	رہ گیا ہے بوقت قرأت
۱۰۲	۴	فصیحۃ	فُصَیحِیَّۃِ	کتاب خیال رہے (موءلف
۱۰۴	۵	احلا	اخلا	چونکہ صحت نامہ برہان مین بہی تین غلطیان نظر آرہی ہین جنکی
۱۰۵	۱۰	مخرجۃ	مخرجہ	اصلاح یہان کیجاتی ہی ناظرین
۱۰۶	۱	باالریاضۃ	بالریاضۃ	کوخیال رہے (موءلف) الدیانۃ اور الدّیانۃ
ایضاً	۴	امرا	امرٌ	غلط
۱۰۸	۱۰	یعزن	یعزر	(الدّیانات) صحیح یقراٴ القرات اور لا تقرا للقرات غلط

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	کیفیت
۱۱۳	۱	الااقدام	الأقدام	
ایضاً	ایضاً	لأاتفاق	لأتفاق	(لا یقرأ القرآن) صحیح
ایضاً	۲	بالکن	بالألکن	ولیفتی اور ولیغنی غلط
۱۱۴	۵	وضمہ	واو ضمہ	ولیفنی صحیح
۱۲۷	۷	متخم	متمم	اور نشان انکا اصل صحت نامہ کو
۱۲۸	۵	والأقاضی	والأقاصی	دیکھنے سے مل سکتا ہے۔

تمت بالخیر

* * *

(قال اللہ تبارک وتعالیٰ)

اعملوا آل داود شکرا وقلیل من عبادی الشکور

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لا یشکر الناس لا یشکر اللہ

(ترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

تشکر نامہ الٰہی

حصہ دوم

۱۳۱۸

مصنفہ سلیمٰن بن حافظ محمد اسمٰعیل العلوی غفر اللہ ذنوبہما الجلی والخفی

شکر ہے خدا کا یہ تشکر نامہ کیا خوب ہر دل مرغوب ہوا

طبع فی المطبع المسمی بمفید عام الکائن فی آگرہ

هو الرحمن المستعان

نبتدي بعون الرب ذي العرش العظيم + انه من سليمن وانه بسم الله الرحمن الرحيم

فلله الحمد رب السموت ورب الارض رب العلمين + والصلوة والسلام على سيد المرسلين + الذي انزلت عليه في كتابك المبين + يا ايها النبي حسبك الله ومن اتبعك من المؤمنين + وعلى اله الطاهرين + وصحبه اجمعين

(وبعد) فان هذه الرسالة المبنية + على التشكر من رجال الدولة الآصفية + المسماة (بالتشكرنامه) باللغات الهندية + فيها ذكر المؤمنين الصالحين + وتذكرة العلماء المتقين والناس الممتازين + ليظهر كمالهم عند كل اهل كمال و مال وذي علم عليم + وعقل وفهم وقلب سليم +

وهدى

بے انتہا وبے حساب شکر بجالاتا ہون اوس غفور الشکور کا کہ جسنے ہمین اپنی قدرت کاملہ سے پیدا کرکے دنیا مین اقسام کی نعمتون سے سرفراز وممتاز فرمایا ہے اور آخرۃ مین بشرط پرہیزگاری دنیا کی نعمتون سے بدرجہا زاید وبہتر نعمتین دینے کا وعدہ فرمایا ہے (کما قال اللہ تبارک وتعالی ویطوف علیہم ولدان مخلدون اذا رایتہم

ولؤا منثورا ٥ واذا رایت ثم رایت نعیما و ملکا کبیرا ٥ عالیہم ثیاب سندس خضر واستبرق وحلوا اساور من فضۃ ٥ وسقیہم ربہم شرابا طہورا ٥ ان ہذا کان لکم جزاء وکان سعیکم مشکورا ٥ (صدق

م تلک عقبی الذین اتقوا وعقبی الکافرین النار ٥

الله العظيم نعم عقبى الدار۔ الحمد لله على احسانه۔

کہان ہے زبان مین ہمارے اتنی طاقت کہ اس محسن حقیقی کی غیر متناہی نعمتون کا ہمسے شکر ادا ہو سکے اور نہ اس قلم مین ہی اتنی قدرت کہ اوس معبود (وحدهٗ لا شريك له الا هو) کے احسانات لکھے یا اوسکا شکر پوری طور سے یہان بجالا سکے۔ احمد الله و اشكره بكل لسان و فی كل لحظة و اوان۔ اور بے عدد و بے شمار تحفۂ درود و سلام مرسل ہے اوس رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب مین کہ جس کی طفیل مین یہ سب نعمتین ہمکو نصیب ہوئین اور خَيْرَ اُمَّةٍ کا لقب ہمنے من عند الله پایا۔

اللهم صل وسلم وبارك عليه۔ اما بعد واضح ہو کہ بعونہ تعالیٰ تالیف کتاب (تحفة الطلاب) و ما یتعلق بہا سے مجھے فرصت ملی اب چاہتا ہون کہ بزمانہ سلطنت ابد مدت کیوان حشمت دارا حکومت سکندر

صولت فریدون فر کیخسرو منظر جمجاہ عالی جناب نواب مستطاب معلی القاب حضرت **نواب میر محبوب علی خان بہادر** نظام الملک آصف جاہ خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ اور عہد وزارت نواب امیر اکبر رفعت جنگ بشیر الدولہ سر آسمانجاہ مرحوم و مغفور مین جن حضرات معززین و معظمین کی توجہ دلی کے سبب سے میرا یہان رہنا ہوا اور بے فکری کے ساتھہ اس تالیف مختصر کا مجھے موقعہ ملا اون کا بھی تہ دل سے شکریہ ادا کیا جاے اور ساتھہ ہی اون حضرات کے خصائل جمیلہ اور حالات عزیزہ کا بھی تھوڑا سا ذکر خیر یہان ہو جاے ۔

و۲ ۔ یون تو عموماً حیدر آباد فرخندہ بنیاد کے باشندگان ماشاراللہ بہت خلیق اور کریم النفس ہوتے ہین حتیٰ کہ جو شخص مذموم و مطعون خلائق یہان آجاتا ہے اوس کو بھی نبھاتے ہین اور اپنی نیک نیتی و نیک نفسی سے اچھا تصور کرتے ہین اور اچھا آدمی تو ہر ایک جاے اچھا ہی

مشہور و معروف ہوتا ہے۔ جن مکرمین کی شرفا نوازی اور کرم کے ساتھہ منصف مزاجی بہی اس خادم القرآن پر ظاہر ہوئی ہے اور مجھہ ہی پر کیا بلکہ ایک عالم پر ظاہر ہے اُنکے اسماء گرامی مع حالات مختصرہ افتخاراً یہان درج کیے جاتے ہین جس سے ہمین فخر ہو کہ اس تاریک زمانہ مین بہی ہماری قوم مین خدا کے فضل و کرم سے ایسے ایسے کریم النفس با وقار اخیار موجود ہین جن کا ذکر اس تشکر نامہ مین اس لیے کیا جاتا ہے کہ ہمیشہ کے لیئے ہر صفحہ تاریخ دکن کا اپنے حکمران کے تذکرۂ عدل و انصاف و بوجہ قدر اہل علم و اشراف جو مجمع ہر قسم کے عمدہ لوگون کا بفضلہ تعالیٰ اس وقت حیدرآباد مین ہے وہ علی الدوام ہر ایک کو بہ آسانی نظر آتا رہے اور ساتھہ اسکے ان حضرات کے ذکر خیر سے بہی ہر ورق تاریخ مذکور کا مملو رہے تا کہ زمانۂ آیندہ مین بہی یہ حضرات ساتھہ نیک حالات کے یاد کیئے جاوین۔ رب العلمین دیگر معززین

اسلام کو بھی مثل انکے ہر قسم کے ظاہری و باطنی علوم و کمالات حاصل کرنیکی توفیق دے جس سے مسلمانون کے حالات و معاملات دینی و دنیوی درست ہون اور دیگر مختلف قومون پر ہماری پیاری قوم اسلام بعونہ تعالے بخوبی غالب رہے واللہ الموفق والمعین ویہدی من یشاء الی صراط مستقیم ۵

اسماء اخیار دولۃ الآصفیۃ حفظہا اللہ تعالیٰ من جمیع الآفات والبلیۃ

(۱) عالیجناب نواب اقبال الدولہ وقار الامرا بہادر دام اقبالہ

آپ امیر ابن الامیر ابن الامیر اور شاہی خاندان سے ہین ابتدا مین آپ معین المہام صیغہ مال علاقہ سرکار عالی اور اکثر اوقات منصرم مدار المہام سرکار عالی رہے ہین اور اب عہدۂ جلیلہ وزارت اعظم و مدار المہامی سرکار عالی

سے سرفراز وممتاز ہین۔ آپ کی مبارک ذات صفا طینت و نیک نیتی مین مشہور اور لباس مروت ونیک اخلاقی مین معروف ہے ملک کی سرسبزی اور اپنے سرکار کی بہی خواہی مین آپ لیل ونہار مستغرق رہتے ہین۔ آپ کی بیدار مغزی وجفاکشی سے ممالک محروسہ سرکار عالی کو نفع کثیر ہوا ہے منصف حقیقی آپ کو اپنے ارادات ومعاملات خیر مین ہمیشہ کامیاب رکھے اور علی الدوام اچھی کامونکی توفیق عطا فرمائے آمین۔

(۲) عالی جناب نواب فخر الملک بہادر دام اقبالہ

آپ امیر ابن الامیر ابن الامیر اور نواب سالار جنگ مختار الملک مرحوم ومغفور کے خاندان سے ہین اور وزیر ومعین المہام صیغہ عدالت وامور عامہ سرکار ہین۔

آپ کی ذات فیض آیات مین قدماپروری وشرفا نوازی کا اعلی جوہر متمکن ہے

عام رعایا کی ہمدردی و ملازمان صیغہ متعلقہ کی بہبودی اور بادشاہ وقت کی خیر خواہی آپکا مختص شعار رہے۔ کوئی شخص آپکی عام فیاضی و دریادلی سے محروم نہین ہے عدالت گستری و نصفت منظری مین آپ کی مبارک ذات اپنی نظیر آپ ہی ہے خداوند عالم بتصدق سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم آپکے چمنستان وجود کو مدام انھین اخلاق حمیدہ و اوصاف پسندیدہ کی آبیاری کے ساتھہ سرسبز و شاداب رکھے اور جمیع مقاصد دلی آپکے برلائے۔ امین بجاہ سید المرسلین۔

(۳) محمد مظہر الدین خان رفعت جنگ بشیر الدولہ
عمدۃ الملک اعظم الامرا امیر اکبر نواب سر آسمانجاہ

طاب ثراہ وجعل الجنۃ ماواہ

خاندان شمس الامرا کہ جس کے معزز اور مفخر ممبر ہونیکا فخر نواب سر آسمانجاہ

بہادر مرحوم و مغفور کو حاصل تھا حضرت بابا شیخ فرید شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ سے واسطہ رکھتا تھا یعنی اس خاندان کے مورث اعلیٰ حضرت بابا شیخ فرید شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ تھے نواب آسمانجاہ بہادر مرحوم نواب سلطان الدین خان بشیر الملک کی اولاد مین سے تھے۔ نواب سلطان الدین خان بشیر الملک کی شادی نواب سکندر جاہ بہادر کی صاحبزادی سے ہوئی تھی۔ نواب سلطان الدین خان بشیر الملک کے دو فرزند تھے ایک نواب محتشم الدولہ بہادر مرحوم دوسرے اب بشیر الدولہ مغفور نواب آسمانجاہ بہادر مرحوم ۱۴۔ نومبر ۱۸۴۰ء و جمعہ مطابق ۹ شوال ۱۲۵۶ھ ہجری نبوی کو تولد ہوئے چونکہ مرحوم مغفور کے سر سے باپ کا سایہ صغر سنی مین اوٹھ گیا تھا اس لئی آپ کی پرورش نواب رفیع الدین خان بہادر مرحوم نے جو آپ کے چچا تھے اپنی اولاد کے مثل کی۔

نواب رفیع الدین خان بہادر مرحوم چونکہ خود نہایت علم دوست تھے
اسلیئے آپ نے نواب سر آسمانجاہ مرحوم مغفور کو عربی۔ فارسی۔ اور انگریزی
زبان مین اعلیٰ درجہ کی تعلیم دلائی تھی۔ نواب سر سالار جنگ اعظم سے
آپ کا رابطۂ اتحاد نہایت مستحکم تھا۔ مرحوم مغفور ۳۰ جولائی سنہ ۱۸۸۷ع
سے ۱۶۔ نومبر سنہ ۱۸۹۳ع تک وزارت دکن کے جلیل القدر منصب
پر ممتاز رہے اپنی عہد وزارت مین نواب صاحب مرحوم مغفور نے تخفیف
یافتگون کو سالم ماہوار تقرر خدمت تک دلانے کا حکم صادر فرمایا
تھا جس سے غربا صدمۂ تخفیف سے امن مین رہے اور ملک مین بہت سے
رفاہ عامہ خلایق کے کام انجام دئے منجملہ اونکے پانی کے نلون کا
حیدرآباد مین جاری ہونا۔ شفاخانہ طبابت یونانی کا قایم ہونا بھی تھا
آپ کے عہد وزارت مین ملک کی ابتدائی تعلیم کو بہت کچھ ترقی ہوئی
آپ نے لکھوکہا روپیہ صرف فرماکر عمدہ ساگر کا تالاب اپنے ذاتی خرچ

سے بنوایا اور پانی کامل لاکر شہر والون کو آب شیرین تقسیم فرمایا کہ ایک حبہ بھی ٹکس نہین لیا جاتا ۱۶ شوال ۱۳۰۵ھ کو آپ خطاب کے۔ سی۔ اِی سے سرفراز ہوے اپنے عہدہ وزارت مین علاوہ تشریف فرمای شملہ وکلکتہ ۱۹۔ رجب ۱۳۰۷ھ کو آپ اجمیر اور اورنگ آباد بھی تشریف لیگئے تھے۔ اجمیر شریف پہونچکر آپ نے حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی درگاہ مین سماع خانہ تعمیر فرمایا اور دو عدد دیگین وہان نصب کرائین ونیز مدینہ منورہ مین خاص حجرہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مین پانچ عدد قندیلین نقرئی ملمّع طلائی نہایت پرتکلف ۱۳۱۰ھ مین نصب فرمائین۔ جو روضۂ منوّرہ مین ابتک منور ہین۔ ۱۶ نومبر ۱۸۹۳ء کو آپ وزارت سے کنارہ کش ہوئے لیکن تادم واپسین آپ اعلیٰ حضرت حضور انور کے وفادار جان نثار اور خیر خواہ رہے اور اعلیٰ حضرت حضور انور خلد اللہ ملکہ بھی آپکی ویسی ہی قدر فرماتے رہے کہ جس کے آپ لائق تھے

دو مہینے کے قریب آپ علیل رہے اور اس مدت مین روز بروز
آپ کی علالت بڑہتی گئی یہانتک کہ ۲۶ صفر سنہ ۱۳۱۶ھ م ۹ شہریور
سنہ ۱۳۰۷ ف کو بروز شنبہ دن کے ساڑہے گیارہ بجے بمقام سرورنگر
آپنے انتقال فرمایا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون اور اسی روز شب
کے ۹ دس بجے برہنہ شاہ صاحب کی درگاہ کے قریب سپرد خاک
کیے گیے۔ آپ کی یادگار ایک صاحبزادہ بلند اقبال ہین جو ۷ ذیقعدہ
سنہ ۱۳۰۸ ہجری کو تولد ہوے ہین۔ خدا سے دعا ہے کہ وہ اس
صاحبزادہ بلند اقبال کی عمر مین برکت دے۔

غرض نواب سر آسمانجاہ بہادر مرحوم مغفور بڑے باخبر اور صوفی مشرب
اور ساتھہ اسکے اپنے ملک اور اپنے آقاے ولی نعمت اعلیحضرت
بندگان عالی مدظلہ العالی کے سچے خیر خواہ تھے اگر ہزار برس بھی
آپ زندہ رہتے پہر بہی مرنا برحق تھا لیکن یہ اوصاف حمیدہ اور اخلاق پسندیدہ

ایسے آپ دنیا مین چھوڑ گیے ہین کہ قیامت تک آپ کا ذکر خیر رہیگا اور آپ پر رحمتِ الٰہی کا نزول ہوتا رہیگا اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت فرماے اور جنّت تجری من تحتها الانہر مین مقام سرفراز فرماے

آمین

قطعات تاریخ وفات حسرت آیات عالی جناب ہز ایکسلنسی نواب محمد مظہر الدین خان رفعت جنگ بشیر الدولہ عمدۃ الملک اعظم الامرا امیر اکبر سر آسمانجاہ بہادر کے سی آئی اِی

* * *

بماہ صفر بست و شش واے واے — عجب حادثہ در دکن شد عیان
کہ سر آسمانجاہ گردون وقار — کہ وصّاف اوئید خورد و کلان
زبحر امارت دُرِ شہوار — بملکِ شرف اشرفِ خاندان

زبست و بلندِ جهان باخبر   خوش آگاه ز نیرنگهای زمان
به بختِ جوان بود دیرینه سال   بد از کرده کاران و کار آگهان
در این ملک و دولت که بادا همیش   سبلی گوهرش بود جنسِ گران
دگر آنچه گویند اوصافِ او   نیاید بگفتار شطری از آن
ز فرطِ علالت بحکمِ قضا   قضا کرد و بگذشت سوی جنان
بیامرزدش ارحم الراحمین   نصیبش کند نعمتِ جاودان
همه خلق نامش به نیکی برد   برد مغفرت بهر او بی گمان
پس از ما نماند بجز نام نیک   ز ما یادگاری درین خاکدان
به پس ماندگان باد توفیق خیر   بمانند دایم بامن و امان
شود یادگارش رشید الرشید   کند زنده نامِ پدر در جهان
۱۳۰۰
بمعیارِ عمرِ طبیعی رسد   بظل شهِ آصفِ کامران
شنیدم چو این ماجرا شه شنید   دُرِ اشک از چشم او شد چکان

ز فرط ملال و حزن چند گاه
اگر راست پرسی نباشد عجب
ندانی که بگریست خاقانِ هند
رقم کرد سال وفاتش امیر
نهان آسمان گشته زیر زمین
۱۳۰۷ف

نه فرمود او خاصه هم نوش جان
که مردم شناس است و هم قدردان
بمرگ ابوالفضل حیرت نشان
مکین گشت زیر زمین آسمان
سنه ۱۳۱۶ھ
ازین سال فصلی نماید عیان

دیگر

سفر چون کرد از دنیای فانی
معلی گفت سال انتقالش

امیر اکبر ملک دکن آه
بجنت شادمان شد آسمانجاه
سنه ۱۳۱۶ھ

دیگر

چو زین دار فانی بحکم الٰهی
روان شد بخلد برین آسمانجاه
به اهل زمین آسمان گفت سالش
نهان گشته زیر زمن آسمانجاه
سنه ۱۳۱۶ھ

قطعہ تاریخ

جہان مغموم کیون ہی شور کیا ہے   پریشان کس لئی ہین لوگ ساری
کہی اطہر کو ہاتف نے یہ تاریخ   بشیر دولہ جنت کو سدہارے
۱۳۱۶ھ

دیگر

آسمان چون بہ زیر خاک شدہ   روح عالم ز تن ہلاک شدہ
بس کہ ماتم بپا شدہ بہ دکن   از سمک شور تا سماک شدہ
کیست جاہ و حشم کجا دولت   ای بسا آرزو کہ خاک شدہ
شد چو بست و ششم ز ماہ صفر   جانِ پاکش ز تن ہلاک شدہ
آمد از غیب این ندا ے حزین   آسمان ولے زیر خاک شدہ
۱۳۱۶ھ

(۴) حضرت سید عبد الرحیم شاہ صاحب قمیصی القادری دام برکاتہ

آپ حضرت سید نور الدین شاہ صاحب قمیصی القادری نور اللہ مرقدہ

کے داماد اور جانشین۔ اور خاص اولادِ حضرت غوث الثقلین سے
ہین حضرت مرحوم نواب افضل الدولہ مغفرت مکان مغفور کے مرشد
تھے اور حضرت مغفرت مکان کو مرحوم کے ساتھہ دلی عقیدت تھی
آپ نہایت کریم النفس اور با اخلاق بزرگ ہین اور حقیقت مین اپنے
پیر کی نشانی ہین اس زمانہ مین ایسے لوگون کا ہونا مغتنمات سے ہے خدا تعالے
نے آپ کو دین و دنیا کی دولت و حشمت سے سرفراز فرمایا ہے مشایخ
کرام مین ایسے خوش خصال اور با اقبال شیخ کم دیکھنے مین آئے
ہین اوقات وظائف اور صوم و صلوٰۃ کے آپ بہت پابند ہین اور
بہت ہی بافیض بزرگ ہین آپ کی تعریف و توصیف لکھنے کی
ضرورت نہین یہی کافی ہے کہ آپ ایسے بڑے شیخ کے داماد
اور جانشین اور صاحب سجادہ ہین اللہ تعالی مدام آپ کا فیض
جاری رکھے اور ہم سب کو اتباع شریعت کی نصیب کرے آمین

۵ حضرت شاہ محمد نعیم المعروف مسکین شاہ صاحب نقشبندی المجددی قدس سرہ العزیز

آپ خلیفہ حضرت حقایق آگاہ معارف دستگاہ مولانا جناب شاہ سعد اللہ صاحب نقشبندی المجددی علیہ الرحمۃ کے تہے اور آپ کو جملہ طریقہا کی ذیل کی اجازت حاصل تہی۔

قادریہ۱ نقشبندیہ۲ چشتیہ۳ صابریہ۴ کبیرویہ۵ مجددیہ۶ سہروردیہ۷ - آپ بڑے صاحب باطن اور بافیض مقدس بزرگ تہے مشہور ہے کہ ایک لاکہہ سے زاید آپ کے مرید دکن مین ہین سبحان اللہ کیا فیض تہا سچ تو یہ ہے کہ مشایخ کرام کا جو حق تہا وہ آپ سے ادا ہوا۔ آپ خدا تعالیٰ کے عاشق صادق تہے تو اُسکے خاص بندونکی بہی عاشق تہی اکثر دیکہا گیا ہی کہ جب کبہی خاص مکہ معظمہ یا مدینہ طیبہ سے کوئی صاحب حیدرآباد تشریف لائی ہین تو آپ بہت ہی تعظیم و تکریم سے اُنکے ساتہہ پیش آئی ہین

کمترین کی حال پر بھی حضرت مرحوم کی خاص عنایت مبذول تھی
آپ کی وضع نہایت سیدھی و سادی تھی شریعت و طریقت کے
آپ بہت ہی پابند تھے۔ بادشاہ وقت حضرت نواب میر محبوب علی
خان نظام الملک آصفجاہ ادام اللہ بقاءہ کو آپ سے دلی عقیدت
تھی اکثر اوقات آپ پاس تشریف لایا کرتے تھے۔ یہہ بھی سنا جاتا ہے
کہ کمال عقیدت کے باعث آپ ہی سے بندگان عالی خلد اللہ
ملکہ بیعت فرمائے ہین والعلم عند اللہ۔

سن شریف آپ کا سو سے زاید سنا جاتا ہے اگر خیال کیا جائے
تو یہی ایک امر کمال تقدس پر آپ کی دلالت کرتا ہے۔

(۱۵) ربیع الاول روز شنبہ سنہ ۱۳۱۴ ہجری مین آپ کا وصال ہوا
جنازہ کے ساتھہ اسقدر خلقت تھی کہ بیان سے باہر اعلیحضرت
بندگانعالی خلد اللہ ملکہ بنفس نفیس نماز مین شرکت فرماتے تھے۔ یہہ تو اخیر

حالت تھی جو مختصر طور پر یہان بیان ہوئی باقی اوصافِ حمیدہ و اخلاق پسندیدہ آپ کے اسقدر ہین کہ جن کے بیان کرنے کیلئے ایک دفتر چاہیئے اللہ تعالے شاہ صاحب مرحوم مغفور کو غریق رحمت فرمائے اور مرحوم کے برکات و کرامات ظاہری و باطنی سے ہم سب مسلمانون کو مستفید۔ اللھم متّع المسلمین والمحبین اجمعین ببرکاتہ وکراماتہ آمین

قطعہ تاریخ وصال حضرت مسکین شاہ صاحب قدس سرہ العزیز

نقشبند زمانہ مسکین شاہ ۔۔۔ وجد الحق من اناب الیہ
گفت سلطان سنِ وصالِ اُو ۔۔۔ شہ مسکین رحمۃ اللہ علیہ

سنہ ۱۳۱۴ھ

۱۵) حضرت سید محمد شاہ ہاشم حسینی الچشتی الصابری دام برکاتہٗ

آپ حضرت شاہ خاموش صاحب چشتی الصابری رحمۃ اللہ علیہ کے

جانشین ہین اور بہت ہی حلیم الطبع اور منکسر مزاج بزرگون مین جو بات ہونی چاہئے۔ وہ بفضلہ تعالی آپ مین ہے اور ساتھہ اسکے خلیق اور کریم النفس بہی ہین۔ تمام اہل چشت کو یہان آپ سے فیض پہونچتا ہے سب طرح سے حضرات فقراء چشت کے ساتھہ ہمدردی آپ فرماتے ہین۔ نواب بشیر الدولہ آسمانجاہ مرحوم مغفور جن کے مناقب قریب مین مسطور ہوے ہین یون تو عموماً نواب صاحب مرحوم مشایخ عظام کے بدل معتقد تہے لیکن خاصکر آپ سے بہت ہی اعتقاد تہا اور نہایت تعظیم و تکریم سے آپ کے ساتھہ نواب صاحب مغفور پیش آتے تہے اوقات زہد و ورع بہی آپ کے بہت خوب اور حرکات حسنات نہایت محبوب ہین جس مجلس مین آپ تشریف لاتے ہین ہر شخص بے اختیار دوڑتا ہے اور آپ کی عظمت کو اپنا فخر سمجہتا ہے۔ زیارت حرمین شریفین سے بہی آپ

۹/ [illegible] صاحب [illegible] شاہ [illegible] حسینی صاحب [illegible] صاحب [illegible] بلحاظ [illegible] مقدس نشانیان ہین یہان بہی بلحاظ خیر الامور اوسطہا حضرت شاہ سید اصغر حسینی صاحب دام برکاتہ اپنے والد ماجد کے جانشین بزرگ وجیہ قائم مقام ہین خدا تعالی مدام آپ کے [illegible] و معرفت [illegible] جاری رکہے آمین ۱ مصنف ۱

مشرف ہو چکے ہین اور بغداد شریف بہی تشریف لے گئے ہین۔ سن شریف آپکا بچپن سے متجاوز ہے صحبت مقدس آپ کی غنیمت ہے خداے تعالیٰ آپ کو سلامت رکہے۔

(۷) نواب معزیار الدولہ بہادر دام اقبالہ

آپ قدیم وضع کے امیر ہین اور بہت ہی محتاط۔ بیجا اسرافات ودیگر خرافات سے آپ بالکل منزہ ومبرا ہین اور ساتہہ اس کے شرفانواز اور قدیم پرور اور منصف مزاج بہی اہل حرمین کو آپ کی ذات بابرکات سے بہت مدد ملتی ہے۔ آپ علاوہ خدمت توشک خانہ اعلیحضرت بندگان عالی مدظلہ العالی پر مامور ہونیکے ناظم مصارف حرمین شریفین بہی ہین۔ اوصاف حمیدہ اور اخلاق پسندیدہ آپ کے اس سے سوا ہین جو لکہنے مین آوین اور مناقب اس سے بہت ہین جو کہے جاوین سراسر خیر مجسم ہین ہر دم وہر لحظہ

حصول ثواب پر آپکی نیت مصروف رہتی ہے اللہ تعالٰے ایسے بافیض اور بااخلاق شخص کو سلامت رکھے کہ آپ سے ہر شخص کو فائدہ پہونچتا ہے علی الخصوص اہالی حرمین کو یہہ امر بھی آپکی نیک نیتی اور نیک نفسی پر دلالت کرتا ہے کہ آپ خاص جیران بیت اللہ کی خدمت کے لیے سرکار نظام کی جانب سے حیدر آباد دکن مین مامور ہین۔

(۸) حضرت عبداللہ شاہ صاحب قادری قدس سرہٗ

آپ خاص دہلی کے تھے بعد غدر حیدر آباد دکن مین تشریف لائے اور دکن ہی کو اپنا وطن قرار دیا۔ آپ جید عامل تھے آسیب وغیرہ کے اوتارنے مین آپ کو کمال تھا بعض اوقات آپ کے ان عملیات کے متعلق جو معتبر ذرایع سے اخبار سُننے مین آئی ہین

بیشک اونسے ثابت ہوتا ہے کہ آپ اس فن کے بڑے ہی کامل تھے۔ آپ کی وضع تکلفات سے خالی اور نہایت سیدہی سادی تھی لباس آپ کا بہت ہی مختصر ہوتا تھا صرف ایک چادر سفید آپکا لباس تھا۔ چونکہ آپ کو صدیق یار جنگ مرحوم مغفور سے کمال درجہ اتحاد تھا اس لیے اُنکے اصرار سے ایک کان ٹوپ اور ایک چھوٹا سا کرتا بھی آپ زیب بدن فرمالیا کرتے تھے زیارت حرمین شریفین سے بھی آپ مشرف ہوے تھے صدیق یار جنگ مرحوم بعض اوقات آپ کے تصرفات خاص طور پر ہمسے بچشم دید بیان فرمائے تھے جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ آپ بڑے پایہ کے بزرگ اور کامل فقیر تھے۔ آپ کی پوری حالت سے وہی شخص خوب واقف ہو سکتا ہے کہ وہ خود بھی اس پایے کا ہو۔

آیہ شریفہ ما[۵۱] انا من المتکلفین پر گویا آپ کا عمل تھا جو ہر ایک سے

[۵۱] پوری آیہ شریفہ یہ ہے قل ما اسئلکم علیہ من اجر وما انا من المتکلفین ۵ پارہ ۲۳ آخر سورہ ص ۱۲ (مصنف)

اس زمانہ مین ہونا غیر ممکن ہے یعنی بے موقعہ تکلفات جنسے ہر انسان عاقل غیر متکلف سمجہا گیا ہو آپ اُس سے بقدر امکان بچتے تہے حتے کہ تعظیم بہی شاید اسی خیال سے کسیکو آپ نہین دیتے تہے خواہ کیسا ہی کیون نہو اس امر خاص کو بہی آپ بظاہر حال خالی از تکلف تصور نہین فرماتے تہے مگر ساتہہ اس کے نہایت رحم دل حلیم الطبع اور کریم النفس تہے کبہی ہمنے آپکو غصہ ہوتے نہین دیکہا ہمیشہ خندہ پیشانی آپ رہا کرتے تہے۔ سنِ شریف آپ کا تخمیناً ساٹھہ سے متجاوز تہا سنہ ۱۳۰۸ ہجری ماہ ذیقعدہ تاریخ ۲۰ کو بعد ظہر شکایت وبائے[لہ] ہیضہ سولہ گہنٹہ کے اندر آپ اس جہان فانی سے طرف دار البقا کے رحلت فرما ہوئی۔ احقر کے ساتہہ بہی آپ بے انتہا خلوص ظاہر فرماتے تہے خدائے تعالےٰ شاہ صاحب مرحوم کو غریقِ رحمت فرماے آمین۔

[لہ] اللّٰہم احفظنا منہ ۱۲

قطعہ تاریخ وصال حضرت عبداللہ شاہ صاحب قدس سرہٗ

مصنفہ صدیق یار جنگ مرحوم

شیخ کامل پیر سالک پیشوائے عارفان
بحر ذخار حقیقت واقف سرّ نہان
محو دیدار خدا مبطون بہ تسلیم و رضا
بستم ذلقعدہ دوشنبہ چو او بسپرد جان
بہر تاریخ وصالش مصرعہ صدیق گفت
قطب گیہان شاہ عبداللہ شد اندر جنان
۱۳۰۸ھ

(۹) مولوی منشی شیخ محمد صدیق صاحب مرحوم المخاطب نواب صدیق یار جنگ غفراللہ لہ ولوالدیہ

اے باد صبا این ہمہ آوردہ تست

صاحبِ علم و عمل زبدۂ ارباب طریق
محسن بے بدل و عاقل و ذیجاہ لئیق
مخزن جود و سخا معدن الطاف و کرم
منشئِ تیز رقم شیخ محمد صدیق

اگرچہ کہ آپ کا حال کسی قدر تقریظ مین مولوی محمد عنایت اللہ خانصاحب کے بیان ہوا ہے لیکن جب حضرت عبداللہ شاہ صاحب قادری مرحوم مغفور کا یہان ذکر خیر آیا ہے تو مجھے ضرور ہوا کہ آپ کے مناقب بھی بقدر گنجایش تحریر یہان تحریر کرون - کیونکہ اکثر امور مین قدرتی طور پر آپ شاہ صاحب مغفور کے موافق رہے ہین لہذا ایسے موقع پر مجھے بھی اس امر کا ملحوظ خاطر رکھنا ضرور ہے یہہ بھی ایک آخری نمونہ شاہ صاحب مغفور اور صدیق یار جنگ مرحوم کے کمال درجہ اتحاد کا ہے کہ جس ماہ اور جس تاریخ مین شاہ صاحب مغفور کا

وصال ہوا ہے اوسی ماہ اور اوسی تاریخ کو صدیق یار جنگ
مرحوم کا بھی انتقال ہوا اور جس جاے شاہ صاحب مغفور کا مرقد ہی
اوسی جاے صدیق یار جنگ مرحوم بھی مدفون ہین۔ یون تو آپ
ہر ایک مشایخ کرام سے اعتقاد رکھتے تھے مگر شاہ صاحب مغفور
سے مرحوم کو دلی تعلق اور اعتقاد تھا۔ چنانچہ طریقہ عالیہ قادریہ مین
آپ کو شاہ صاحب مغفور ہی سے بیعت بھی ہے آپ نہایت ذی علم
اور فاضل شخص تھے انشاء فارسی مین آپ اعلی درجہ کے قابل
مانے جاتے تھے۔ اور علم عربی مین بھی آپکو اچھی طرح کی مہارت تھی اور اکثر
ہماری ساتھ جو تحریری رسل و رسائل ہوتی تھی وہ خاص عربی زبان مین ہوا کرتی تھی جس سے
آپکی اعلی درجہ کی قابلیت عربی مین بھی ظاہر ہوتی ہے آپ خاص اسی
ملک کے معززین مین سے تھے خاص وطن آپ کے آبا و اجداد
کا قصبہ کوہیر ہے جو حیدرآباد سے تیس کوس کے فاصلہ پر مغربی

جانب واقع ہے۔ آپ کے والد ماجد مولوی منشی شیخ غلام مصطفٰے[ط] صاحب مرحوم مغفور کے بعض یادگار قصبہ کوہیر مین ابتک ہین منجملہ اونکے ایک سراے ہے جس سے اکثر مسافرین کو آرام ملتا ہے آپ کے والد مرحوم نواب فخر الدین خان المخاطب بشمس الامرا کے کے یہان خدمت میر منشی سے سرفراز و ممتاز تھے اور بہت ہی اپنی وضع کے پابند۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ الولد سر لابیہ کے بھی صدیق یار جنگ مرحوم پورے مصداق تھے۔ یعنی آپ بھی اپنی وضع قدیم کے نہایت پابند تھے۔ آپ کے نسب کا سلسلہ خاص حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ تک پہونچتا ہے آپ ارباب کمال صدیقی تھے اور نام کے بھی صدیق اور ہر کام مین صادق گویا آپ بہمہ وجوہ اس اسم کے موزون تھے۔ سرسالار جنگ نواب مختار الملک مرحوم جوہر صفحہ تواریخ دکن مین بڑے مدبر اور اعلیٰ درجہ

[ط] آپ کا تولد
پورہ ماہ شوال
مقام گڑھی
سنہ ۱۲۰۲ھ مین
المکرم
ہوا آپ سے ۱۲ سنہ
(مصنف)

کے قابل اور ہر ایک کامل کے قدردان وزیر کبیر گذرے ہین آپ کی بہت قدر فرماتے تھے حتی کہ جب ۱۲۹۳ھ مین لندن تشریف لے گئے ہین تو آپ کو بھی لندن و پارس وغیرہ کے سفرون مین اپنے ساتھہ رکھا تھا جسکی کیفیت مفصل آپ کے سفرنامہ لندن مین درج ہے ملکہ معظمہ قیصر ہند نے بھی آپ کی وضع قدیم اور نہایت سیدھی سادی پوشاک کو پسند فرمایا اور خصوصیت کی ساتھہ نواب سر سالار جنگ مرحوم سے آپ کی خدمت اور قابلیت وغیرہ دریافت فرمائی جس کا یہہ اثر ہوا کہ اُسی تاریخ سے علاوہ پہلی تنخواہ کے نواب سر سالار جنگ مرحوم نے آپکی تنخواہ مین پانسو روپیہ اضافہ فرمایا اور اخیر عمر تک وہ اضافہ بحال رہا۔ آپ دفتر ملکی کے معتمد تھے اور نہایت علم دوست اکثر علمأ و فضلا کو علاقہ دکن مین آپکی ذات بابرکات سے فائدہ پہونچا ہے اور ہر ایک آپ کا

حیدرآباد مین مدّاح و شکر گذار رہے سرکاری خدمات کو بہی آپنے نہایت امانت اور دیانت کے ساتہہ انجام دیا اور اخیر وقت تک آپ معظم و مکرم رہے اور اپنے عہدہ سے علٰحدہ نہین ہوئے باوجود ان سب باتون کے آپ بڑے رقیق القلب اور صوم و صلوٰۃ کے از حد پابند تہے آپ کے خصائل اور اوقات ایسے تہے جیسے بڑے بڑے مشایخ کرام کے سنے جاتے ہین۔ دست بکار و دل بیار کے آپ پورے مصداق تہے باوجود ضعف پیری لاحق ہونیکے تین بجے شب سے اوٹہکر ہر روز بلاناغہ تلاوت قرآن مجید فرماتے تہے اور باوقات معینہ حسب اجازت مشایخ عظام و دیگر اذکار بہی آپکے جاری تہے مسجد کولسہ واڑی بہی آپ کے مخیر ہونیکی گواہی دی رہی ہے۔ اس مسجد کو آپ نے بصرف کثیر نہایت مستحکم بنوایا ہے سُنا جاتا ہے کہ یہہ مسجد دہلی کی موتی مسجد کی وضع پر تیار ہوئی ہے

معمار بھی اس کے بنانے کے لیئے دہلی سے بلوائے گئے تھے اس سے زیادہ تر ہمین یقین ہوتا ہے کہ بیشک یہہ مسجد دہلی کی مسجد مذکور کی وضع پر تیار ہوئی ہے۔ غرض آپ خیر مجسم تھے ہر وقت اور ہر لحظہ حصول ثواب پر آپ کی نیت تھی کہ جس کا نمونہ یہہ مسجد بھی ہے آپ نہایت حلیم الطبع کریم النفس صادق الوعد تھے اور ساتھہ اسکے خوش خلق بھی جسم آپ کا بہت نحیف اور غذا آپ کی نہایت قلیل تھی اور کام آپ کے قوی الجسم وکثیر الغذا والون کی سے تھے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ صرف ذکر الٰہی آپ کی غذا تھی اور اوسیکی یہہ قوت تھی۔ بلدہ فرخندہ بنیاد حیدرآباد دکن مین بتاریخ بستم ماہ شعبان المعظم سنہ ۱۲۳۷ ہجری نبوی روز سہ شنبہ کو آپ تولد ہوئے نام تاریخی آپ کا الشیخ محمد صدیق ہے سنہ ۱۳۰۵ ہجری مین آپ زیارت حرمین شریفین سے بھی مشرف و متبرک ہو چکے

تھے جیسا کہ حکیم محمد عنایت اللہ خان صاحب کی تقریظ سے
اوپر ظاہر ہو چکا ہے۔ حین حیات مین وفات کے تھوڑے
روز قبل آپ نے اپنے متعلقین کو شرع شریف کے موافق
متروکہ کے حصص تقسیم فرما کر گویا اجل کے منتظر تھے یون تو
آپ عرصہ دو سال تک بوجہ ضعف پیری و کبر سنی خانہ نشین
اور اکثر بیمار رہتے تھے۔ مگر بالکل اخیر وقت حبس بول کی آپ کو
زیادہ تر شکایت رہی بلکہ یون سمجھنا چاہیے کہ یہی مرض پیغام
اجل لایا اور آپ نے نہایت استقلال کے ساتھہ اوس کا
استقبال فرمایا۔ بیسوین ذیقعدہ سنہ ۱۳۱۲ ہجری روز پنجشنبہ بوقت
عصر اس جہان فانی سے بجانب دار البقا آپ نے رحلت فرمائی

انا للہ وانا الیہ راجعون

یون تو یہہ تمام باتین آپ ہی کی یادگار ہین لیکن بظاہر حال دو فرزند[۵۱]

[۵۱] بڑے فرزند مولوی غلام صادق صاحب جو اپنے والد کے گویا ایک قسم کے جانشین ہین اور چھوٹے مولوی غلام عالم صاحب [illegible] تعلقدار ہین اور بہت ہی لایق ۱۲ مصنف

ارجمند اور ایک صاحبزادی بھی آپ کی دنیا مین یادگار ہین و نیز ایک نواسے مولوی میر ولایت علی صاحب[۵] بلحاظ خصائل حمیدہ گویا بالکل آپ ہی کی یادگار ہین خدائے تعالیٰ آپ کی ان یادگارونکو مدام شاد و آباد رکھے غرض مرحوم کے اوصاف حمیدہ بیحد و بیشمار ہین سچ تو یہ ہے کہ اب ایسے لوگ پیدا نہین ہوسکتے کہ قرون کے بعد اگر قیامت نہ آئی تو شاید ان جملہ اوصاف کا کوئی مقرب رحمان بصورتِ انسان دنیا مین پیدا ہو اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت فرمائے آمین۔

قطعات تاریخ وفات صدیق یار جنگ مرحوم

آہ صدیق یار جنگ توفی　　وھو فی الدھر کان ذا المجد
فبکی الناس فی الزمان علیہ　　والذی قلبہ کصخر صلد
ارخ القائلون بعد الموت　　انہ کان ثاویا بالخلد
۱۳۱۲ھ

---

[۵] ساکن ضلع اورنگ آباد مین خدا کے فضل سے نہایت لائق تحصیلدار سمجھے جاتے ہین۔ فی زماننا مقام گنگاپور مین آپکا قیام ہے ۱۲ (مصنف)

وقال مورخ اخر

ای روزگار سفله چه هنگامه کردهٔ
شور و فغان ز پیر و جوان شد همین پدید
صدیق یار جنگ درین دفتر دکن
یک فرد بود دیگرے مثلش کسی نه دید
یوم الخمیس بستم ذیقعده زین جهان
رختِ فنا به بست و متاع بقا خرید
طبع غریب خواست که گوید سنِ وصال
بے ساخته ولیک برآمد نه آن امید
رضوان بحور خواند دل خود قد الکین
صدیق یار جنگ بفردوس در رسید
سنه ۱۳۱۲ھ

وله

واقعهٔ جانکاه گویم بشنوید ای دوستان
بود آقای من خسته دل و اندوه گین
نام خود را داشت دو جز حال اول بشنوید
اسم اقدس آخر پیغمبرانِ مرسلین
ثانی آن اسم پاک اول اصحاب چار
ماشاءالله کین چه اسم است بهتر بهترین
مثل او اکثر نباشد عالم فاضل حلیم
در دکن چه بلکه در هندوستان روم و چین
نحوی و صرفی محدث هم مفسر هم فقیه
افتخارِ اهل دنیا پیشواے اهلِ دین

مستفیض از ذات پاکش منطقی و فلسفی   واعظ و قاری و منقولی اصولی اجمعین
من چه گویم خلق گوید بود نادر معتمد   تا حیات خود نیازرده کسی را بالیقین
چار ساعت بستم ذیقعده و یوم الخمیس   زین جهان کرده سفر شد در ارم ماوای گزین
جستجو کرده پی سال وصالش را غریب   مصرعه بیساخته بهدست نشد شد شرمگین
گفت هاتف قلب حقانی بگیر اندر شمار   در ارم شد منزل صدیق حقانی ببین

۱۳۱۲ھ

وله

چه صدیقی که بر سر داشت اکلیل محمد   وداع خویش بیگانه نمود و در جنان رفت
جهانی در غمش نالان و گریان و همی گویان   دریغا حسرتا افسوس فیاض جهان رفت
جهانی زیر بار لطف احسانش عیش بود   زهی حسرت که چون او محسن عالم ز جهان رفت
چو پرسیدم سن ترحیل و نقلش از دل عالم   صدا بر شد که می گریم صدیق زبان رفت

۱۳۱۲ھ

تاریخ دیگر

کس نماند است نخواهد ماند دایم برزمین   کل شیء هالک الا وجه رب العالمین

ذات او باقیست ورا نیست چون عالم فنا هم ازو قائم زمان و هم ازو قایم زمین
چشم بکشای و نگه کن زندگی دو روزه است اوّلا روز ولادت باز روز واپسین
روز دی امروز نی و امروز نی روز دگر می شود از عمر ما هر روز آخر همچنین
ما همه در خواب غفلت مست بیخود خفته ایم مرگ روز و شب برای ما بود اندر کمین
میرسد هر جا که باشی بر سرت فوج اجل گاه از سوی یسار و گاه از سوی یمین
مانعش نے گر بگرد خود کشی سدِّ سدید دافعش نے گر شوی پوشیده در حصن حصین
ای ندیدستی که آخر ز انقلابِ روزگار شد فرو تخت کیان و شد نگون بخت تگین
واویلا از غم صدیق یار جنگ شد در جهان هر پیر و زن طفل و جوان اندوهگین
بود آثارِ سعادت آشکارا از رخش همچو ماه آسمان می تافت نورش از جبین
هر کسی را از وفاتِ آن کریم نیک خوے سیل اشک آمد فرو تا آستان از آستین
مدتے در دهر از طولِ مرض زحمت کشید جان پاکش عاقبت پیوست با جان آفرین
عاقبت محمود شد او را ز فضلِ کردگار زانکه نعم العبد آمد قالِ قرآنِ مبین

داد جا در مقعد صدقش ملیکِ مقتدر — آفرین بر جانِ پاکش آفرین صد آفرین
خلد را رضوان بصفا کرد و رفت از اندرون — باز سویش ہر دو گفتش ادخلوہا خالدین
۱۳۱۲ھ
گر بخواہی سال مرگش سی عدد زایت برار — رفته اکمالیش ہم اندر مصرعِ اول ببین
باز ہاتف گفت حیف از مردنش بسیار شده — در جہان علم و عمل صبر و تقی اہم فخر و دین
۱۳۱۲ھ
سال تاریخ وفاتش زد رقم بارِ دگر — کلکِ عالی۔ آه او رفته بفردوسِ برین

تاریخ آخر

صدیقِ یار جنگ بہادر چو ناگہان — در باغِ دلکشای بہشت از جہان برفت
سالِ وفات خامهٔ عالی رقم نمود — صدیق یار جنگ باہل جنان برفت

ایضاً

رفت در گلشن فردوس محمد صدیق — آنکه مشہورِ زمن بود به والا حسبی

بود چون در سر تاریخ وفاتش عالی
گفت فرزند سعیدش دخل الخلد ابی
سنه ۱۳۱۲ھ

ایضاً

عالم فقیہ و پاک سرشت و نکو مزاج　　رخت سفر بہ بست چو بگذشت از جہان
سال وفات گفت بو احد سروش غیب　　صدیق یار جنگ شدہ شایق جنان
١٣١٢ھ

مورخ آخر

ناظم کہ عز دفتر ملکی فزودہ بود　　صد حیف سوی دار بقا رفت زین جہان
ترقیم کرد سال وفاتش چنین سروش　　صدیق یار جنگ شدہ شایق جنان
١٣١٢ھ

(١٠) رسول یار خان آصفجاہی حکیم الحکما نواب محی الدولہ بہادر مرحوم

آپ بڑے معزز اور خاندانی امیر ابن امیر تھے اور اعلی درجہ کے عالم و فاضل مولوی علی عباس صاحب مرحوم جو زمانہ سابق مین یہان تھے اور عربی کے بڑے زبردست فاضل اور ادیب مانے جاتے تھے اُنسے آپ کو تلمذ تھا اور صدیق یار جنگ مغفور کو بھی اُن ہی سے تلمذ تھی

بلکہ آپ دونون حضرات ہم سبق تھے۔ اسی وجہ سے آپ دونون صاحبون مین باہم کمال خلوص اوراس درجہ کا اتحاد تھا کہ جس کا آخری نمونہ یہ ہے کہ صدیق یار جنگ کے انتقال کے تھوڑے ہی روز بعد ۱۳۱۲ھ ہجری مین آپنے بھی رحلت فرمائی اور مغفور سے مرحوم جا ملے۔ آپ کے مزاج مین بے انتہا احتیاط تھی اور حلم تو آپ مین اسقدر تھا کہ جسکی کچھہ حد نہین۔ بادشاہ وقت اعلیحضرت بندگان عالی خلد اللہ ملکہ کی ابتدائی مراسم سالگرہ مبارک آپ ہی کے دست مبارک سے ادا ہوتی تھی اور یہہ خصوصیت آپ ہی کو حاصل تھی جو اب آپ کے فرزند ارجمند نواب عزت یار خان بہادر کو خدا کے فضل سے حاصل ہے محکمہ امورات مذہبی کے آپ معتمد تھے اور شہر کے نرخی بھی۔ آپنے بہت خوبی کے ساتھہ

ہر کام سرکاری کو انجام دیا خداے تعالےٰ غریق رحمت فرماے

۲ اب آپ کے فرزند نواب عزت یار خان بہادر آپ کے یادگار اور قایم مقام ہین اور جملہ مناصب شاہی سے سرفراز و ممتاز۔ آپ بھی ماشاء اللہ ہر ایک کار سرکاری کو بہت عمدگی کے ساتھ انجام دے رہے ہین۔ اللہ تعالےٰ آپ کے عمر و اقبال مین ترقی فرماے اور اس سے زیادہ نیک کامونکی توفیق دے۔

(۱۱) مولانا مولوی محمد نور الحسنین احسن اللہ الیہ فی الدارین

آپ بڑے خاندانی عالم و فاضل اور علماء کرام فرنگی محل سے ہین۔ ابتدا مین آپکے والد ماجد مولوی محمد حیدر صاحب حیدرآباد مین تشریف لائے تھے اور یہین انتقال فرمایا۔ خاص وطن

آپ کا شہر لکھنؤ ہے مگر اب تو گویا یہی وطن آپ کا سمجھنا چاہیے
آپ سے یہان ہمہ قسم لوگون کو نفع پہونچتا ہے لیل ونہار آپ
حاجت مندون کی حاجت برآنیکی فکر مین رہتے ہین اور حیدرآباد
کے مخیر امرا و معززین سے بسفارشات معقول معقول طور سے
ہر ایک کا بندوبست کرواتے ہین۔ اور ہر وقت نیک کامونکے
لئے آپ کمربستہ رہتے ہین ہر سال ماہ ربیع الاول کی پہلی
تاریخ سے ۱۲ تاریخ تک آپ پاس بہت عمدگی کے ساتھ مجلسین
وعظ کی ہوتی ہین اور خود آپ زبانی وعظ بیان فرماتے ہین جس سے
اعلیٰ درجہ کی قابلیت آپکے علم وفضل کی ظاہر ہوتی ہے اور
حاضرین مجلس بہت ہی محظوظ ہوتے ہین اور آپ کے پُراثر وعظ
سے ہدایت دینی ودنیوی پاتے ہین۔ دو مرتبہ زیارت حرمین
شریفین سے بھی آپ مشرف ہوئے ہین۔ بادشاہِ وقت اعلیحضرت

بندگانِ عالی خلد اللہ ملکہ بھی بلحاظ علم و فضل آبائی آپ کی تعظیم و تکریم فرماتے ہین۔ آپ کے والد بزرگوار مولوی محمد حیدر صاحب مرحوم مغفور بڑے نامی گرامی اور اپنے وقت کے مجتہد مانے جاتے تھے۔ غرض علم و فضل آپکا موروثی ہے ماشاء اللہ حد سے زاید آپ کریم النفس بھی ہین اور اوصاف آپ کے بہت ہین اگر لکھے جاوین اور کمالات آپ کے اس سے سوا ہین جو لکھے جاوین

اللّٰھم انفعنا بہ و بعلومہ

(۱۲) شاہ بہاء الدین صاحب قادری دام برکاتہ

آپ بڑے خوش خلق اور کریم النفس اور ہردل عزیز شیخ ہین۔ اور بڑے مقدس بزرگ کے پڑوتے یعنی حضرت شاہ رفیع الدین صاحب قندہاری قدس سرہٗ العزیز کے آپ پڑوتے ہین۔ حضرت مغفور سے بہت لوگون کو دکن مین فیض پہونچا ہے اور مزار حضرت کا قندہار

مین سے ہے نواب فخر الدین خان مرحوم المخاطب بہ شمس الامرا مغفور جد امجد نواب مدار المہام حال کو حضرت مغفور سے دلی عقیدت تہی حتی کہ حضرت مغفور ہی سے نواب صاحب مرحوم نے بیعت بہی فرمائی تہی اور کمال عقیدت سے جاگیرات وغیرہ بہی حضرت مغفور کو نواب صاحب مرحوم نے نذر کی تہی چنانچہ اب تک آپ بقبضہ متصرف ہین اور اپنے جد امجد کی نشانی سمجھے جاتے ہین اور حضرت مغفور کی جا نشین آپ زیارت حرمین شریفین سے بہی ۱۳۰۵ھ مین بمعیت صدیق یار جنگ مرحوم مشرف ہو چکے ہین اور یہان آپ سے پیری مریدی کا سلسلہ جاری ہے اوقات وظائف آپ کے معمور ہین و اذکار لطائف جاری اور ہر ایک شخص آپ سے مسرور و مشکور۔ غرض اوصاف آپ کے بہت ہین اگر سب لکہنے مین آوین اور مناقب آپ کے سوا ہین اگر لکہے جاوین

یہان اسقدر گنجایش کہان کہ پورے حالات آپ کے درج ہوسکین لہذا مختصر حالات آپ کے تبرکاً و افتخاراً ہدیہ ناظرین کیے جاتی ہین

(۱۳) نواب رحمٰن یار جنگ بہادر دام اقبالہ

آپ فی زمانا منصرم معتمد دفتر ملکی ہین اور خاص ملکی اور اپنے ملک کے بڑے انتہا خیرخواہ اور ساتہہ اس کے نہایت رحم دل اور کریم النفس اور خوش خلق گویا اخلاق مجسم ہین اور دوستی کے صادق الطاف شاہانہ بہی بفضلہ تعالی آپ پر مبذول ہین آپ کو صدیق یار جنگ مرحوم مغفور کے ساتہہ دلی عقیدت تہی اور اوسی کا یہ ثمرہ ہے کہ بعد انتقال مرحوم بغیر اپنی خواہش ظاہر کیے خدا کے فضل سے خود بخود مغفور کی خدمت پر آپ کو سرکار عالی نے منتخب فرمایا اور دفتر ملکی کا آپ سے کام لیا اور ہر ایک فرد بشر دفتر موصوف مین آپ کا مداح و ثناخوان ہے۔ انشای فارسی مین آپ بے مثال ہین

اور ساتھہ اس کے ماشاء اللہ زود نویس بھی۔ صوم و صلوٰۃ کے بھی آپ بہت پابند ہین۔ بزرگان دین سے کمال درجہ آپ کو عقیدت ہے۔ غرض خوبیان آپ کی اس سے سوا ہین جو تحریر مین آوین اور صفات آپ کے اس سے بہت ہین جو لکھے جاوین ارحم الراحمین باین اوصاف حمیدہ آپ کو قایم رکھے اور جمیع مقاصد دلی آپ کے برلائے آمین۔

(۱۴) مولانا مولوی محمد جعفر حسین صاحب دام فیوضہ

اصل باشندگی آپ کی مدراس کی ہے۔ زمانہ دراز سے آپ حیدرآباد فرخند بنیاد مین تشریف فرما ہین اب تو گویا یہی وطن آپ کا قرار پا گیا ہے آپ نہایت شریف اور ذی علم اور قانع اور فاضل شخص ہین تمام علوم آپ کے ماشاء اللہ مستحضر ہین۔ محکمہ عدالت و کوتوالی و امور عامہ سرکار عالی مین آپ مددگار منتظم ہین۔ ہر ایک بالادست

آپ کا آپکی تعظیم و تکریم کرتا رہا اور آپ کی حسن کارگذاری سے ہمیشہ مسرور و مشکور۔ باوجود سرکاری تعلقات کے خانگی طور پر ہمیشہ آپ کا علمی فیض جاری رہتا ہے اور ہر طالب علم آپ سے حسب استعداد اپنے فیضیاب ہوتا ہے۔ آپ فنِ حکمت مین بھی پوری مہارت رکھتے ہین۔ باوجود اِن تمام کمالات حاصل ہونیکے آپ نہایت متواضع اور متورع اور کریم النفس اور وسیع الاخلاق اور صادق الوعد ہین زہد و تقویٰ آپ مین بے حد ہے۔ ہر وقت اور ہر لحظہ حصول ثواب پر آپ کی نیت رہتی ہے۔ مشائخ کرام کے آپ بدل معتقد ہین۔ الحب للہ والبغض للہ پر آپکا پورا عمل ہے۔ انسان کامل مین جو جو باتین ہونی چاہئین وہ سب خدا کے فضل سے آپ مین جمع ہین۔ آپ کے فیضِ کامل

اور توجہ دلی سے انسان محب رحمٰن ہو جاتا ہے اللہ تعالے مدام
آپ کا فیض جاری رکھے امین۔

(۱۵) منشی محمد جعفر صاحب زمہری سلمہ الباری

آپ فارسی کے بڑے ادیب ہین اور اُردو تو آپ کی زبان ہی ہے
اصل باشندگی آپ کی ملک اودہ خیر آباد کی ہے۔ عرصہ چودہ
سال سے آپ یہان تشریف فرما ہین اور سرکار عالی مین ملازم
صدیق یار جنگ مرحوم آپ کے رقعات و تحریرات کی بے انتہا
قدر فرماتے تھے۔ اور اکثر آپ کی تعریف بھی کتاب ہنہ نثر زمہری
جو آپ نے لکھی ہے آپکی لیاقت اور قابلیت کا ادنی نمونہ ہی
آپ بڑے خاندانی ہین اور خدا کے فضل سے حافظ قرآن بھی
بزرگانِ دین سے بھی آپ کو بہت عقیدت ہے خدائے تعالیٰ
ہر ایک کو ایسی عقیدت نصیب کرے فقط

ف۲ حضرات مذکورین مکرمین معظمین کی شرفا نوازی اور خیالات فیض رسانی اور وسیع الاخلاقی کے ظاہر ہونے سے مین بہت ہی مسرور ہوا اور تہ دل سے ان معززین کا شکر گذار ہون اور داعی خیر بھی اور یہہ وہ معززین دولت آصفیہ ہین جنہون نے حیدرآباد فرخندہ بنیاد مین ہماری قدردانی فرمائی اور ان ہی حضرات کے کمال درجہ اصرار و عنایاتِ بیشمار کے باعث ابتک یہان ہمارا قیام ہوا جسکی پوری کیفیت سرکار عالی مین موجود ہے۔ اب مین چاہتا ہون کہ بادشاہِ وقت ہر دل عزیز رحیم النفس عدل پرور کے ابقائے ملک و دولت و جاہ و حشمت و عمر و اقبال کے لیے یہان دعا کرون۔ یون تو ہمارا فرض منصب ہے کہ ہر وقت اور ہر لحظہ اس دولت کے لئے ہم دعائے خیر کرین کیونکہ اس سلطنت ابدمدت کے ہم یومیہ دار اور جان نثار دعاگو ہین مگر ایسے موقعہ

خاص مین بھی دعاے خیر کا ہونا مناسب تصور کرتا ہون۔ چونکہ ہر ایک دعا کا عربی زبان مین ہونا افضل و اولی ہے اسلیے اب ہم ان حضرات کے مختصر کوائف کو اس دعاے خیر پر ختم کرتے ہین اور ہم اسی دعا کو خطبۂ نماز جمعہ مین جو نواب صدیق یار جنگ مرحوم کی مسجد مین پڑہائی جاتی ہے ہر جمعہ کو ادا کرتے ہین اللہ تعالی قبول فرماے۔ **وہی ہذہ**

* * *

اللّٰهمّ یا مغیث المضطر السائل + متوسلین الیك
یا کرم الوسائل + ان تدیم ظلال الفخر والسعد
والتمجید + لعبدك وابن عبدك المحفوف الملحوظ لعین
عنایة المبدی المعید المنان + والی دکن
نظام الملك آصف جاه نواب میر محبوب علیخان

اگرچہ اس امر کی ظاہراً ضرورت نہین معلوم ہوتی تہی لیکن اس خیال سے ظاہر کرتا ہون کہ دوسری مساجد علاقہ دکن مین بھی خطبۂ نماز جمعہ مین اس دعاے خیر کی مداومت ہو ۱۲ (مصنف)

اللهم صير مكارم اخلاقه يمينا وشمالا ٭
وصير محاسن افعاله لعروس المملكة جمالا ٭
ووفق اللهم امرائه ووزرائه وعلمائه وقضاته
ومشايخه للعدل وانصر به الدين ٭
واحفظه يا ربنا من الاعداء والظالمين امين
يا مجيب دعاء السائلين
والشكر للملك الحق المبين
والحمد لله رب العلمين

اظہار کمالات بعض دیگر حضرات بلدہ فرخندہ بنیاد حیدرآباد

مدت قیام فرخندہ بنیاد حیدر آباد مین دیگر چند معززین مکرمین جو مثل بعض معززین مذکورین کے یہان ہمکو نظر آئے ہین اور جن کے بے انتہا کمالات اور حالات عزیزہ وقتاً فوقتاً ہم پر ظاہر اور ثابت ہوئے ہین بے اختیار جی چاہتا ہے کہ تھوڑے سے مناقب اونکے بھی یہان بیان ہون۔

وھم ھؤلاء الافاضلہ ÷ ادام اللہ عزھم الی یوم الآخرہ

(۱) نواب آصف نواز الملک بہادر دام اقبالہ

اگرچہ آپ کے خطاب سے آپکا اعزاز عیان ہے تاہم اسقدر لکھنا ضرور ہے کہ آپ خاص ملکی ہین اور اپنے بادشاہ و آقا کی

ولی نعمت اعلیحضرت کے بلا شک و شبہہ خیر خواہ۔
آپ کا تعلق خاص اعلیحضرت بندگان عالی خلد اللہ ملکہ سے
ہے۔ اور صرف خاص کے آپ معتمد ہین اور نہایت رحم دل
اور قدیم پرور۔ دینی اعزاز بھی آپ کو بفضلہ جو حاصل ہے وہ
اظہر من الشمس وابین من الامس ہے۔ سُنا جاتا ہے کہ آپ کو
حضرت سید مکرم آفندی سجادہ درگاہ اولاد حضرت سید عبدالرزاق
آفندی قادری قدس سرہ العزیز واقع حامی شریف جو نواح
شام مین ہے اون سے آپ کو طریقہ عالیہ قادریہ مین خرقۂ
خلافت حاصل ہے ونیز حضرت عبدالنبی شاہ صاحب قدس سرہ
جن کا مزار مبارک مقام ہنمکنڈہ علاقۂ دکن مین ہے اونسے بھی
فیوض باطنی آپ کو حاصل ہین۔ سلسلہ آپ کے نسب کا
حضرت محبوب سبحانی سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ سے

ملتا ہے جس سے اعلیٰ درجہ کا شرف خاندان بہی آپ کا ظاہر ہوتا ہے اوقات وظائف آپ کے نہایت معمور اور خلق اللہ آپ سے بدل ممنون ومشکور ہے۔ یوں تو عموماً خلق اللہ کو آپ سے نفع پہونچتا ہے لیکن حضرات سادات بغداد کو علی الخصوص آپ سے بے انتہا فائدہ پہونچتا ہے۔ غرض آپ بہت باخیر شخص ہیں آپ کی نیت خیر کے موافق خداوند کریم نے دینی ودنیوی اعزاز سے آپکو سرفراز وممتاز فرمایا ہے۔ فرزند ارجمند آپ کے نواب سید جنگ سید الدولہ بہادر بہی بلحاظ خصائل حمیدہ واخلاق پسندیدہ آپ ہی کے مثل ہیں اور آپ کے مددگار۔ پروردگار ہر دو حضرات کو سلامت رکھے کہ آپ جیسے معززین سے خلق اللہ کو آرام ملتا ہے اور فائدہ پہونچتا ہے۔

* * *

تنقیح ۱۹۵۸ء

(۲) شمس العلماء مولوی سید شاہ عبد الحق صاحب

نور اللہ مضجعہ

آپ کے کمالات ظاہری اور مقامات باطنی کا حال یہان لکھا جانا محال ہے کیونکہ حالات مرحوم کے اس سے سوا ہین جو بیان ہو سکین اور مقامات اوس سے بہت ہین جو لکھنے مین آوین - مغفور بڑے عالم باعمل و فاضل بے بدل اور کامل بزرگ تھے اور ساتھہ اسکے حکیم و ادیب بہی - وعظ بیان کرنیکا حق تو گویا آپ ہی کا تہا پند و نصائح کے ساتھہ مرحوم کی خوش بیانی و شیرین زبانی خداداد تھی - جو آپکا وعظ سنتا تہا بے اختیار ہو جاتا تہا آپ ہمارے قرآن مجید کے عاشق صادق تھے اور ہم آپ کے وعظ کے عاشق - مرحوم بڑے خاندانی اور شیخ کامل کی اولاد مین سے تھے - یعنی مرحوم کے والد ماجد مولوی شاہ غلام رسول صاحب رسول نما بڑے

کامل بزرگ تھے اور شیخ وقت۔ آپ کو اجازت ہر چہار طریقہ عالیہ
قادریہ[1] نقشبندیہ[2] چشتیہ[3] صابریہ[4] کی تھی۔ آپکو اپنے والد مرحوم و
مغفور سے بھی بیعت تھی۔ مگر شاہ احمد سعید صاحب خلیفہ شاہ
غلام علی صاحب قدس سرہٗ العزیز سے آپ کا شجرہ متبرکہ ملتا ہے
آپ اصل مین عرب اور خاندان جمل اللیل سے تھے۔ مکہ معظمہ
مین ایک بڑا معزز و ممتاز خاندان جمل اللیل کا مشہور و معروف ہے
اوس سے آپ کا سلسلہ خاندانی ملتا ہے حرمین شریفین کی
زیارت سے سہ بار آپ مشرف ہوے ہین اور وہین آپ کا خاتمہ
خیر ہوا۔ سنہ ۱۳۰۲ ہجری مین آپ مکہ معظمہ تشریف لاے تھے وہین سے
ہمکو آپ سے نیاز تھا۔ اتفاق سے جب مین عرب سے دکن
مین آیا تو آپ بھی اوسوقت حیدرآباد مین تشریف فرما تھے جب سے
زیادہ تر مجھکو موقع نیازمندی کا ملا اور شرف حاصل ہوا۔ نواب

نواب اقبال الدولہ وقار الامرا بہادر مدار المہام سرکار عالی دام اقبالہ کو آپ سے بے انتہا عقیدت تھی حتی کہ آپ ہی سے بیعت بھی فرمائی ہے ۔ یہہ آپکا تصرف نہین تو اور کیا ہے کہ جب کبھی آپ یہان زیادہ علیل ہوتے تھے اور لوگ عیادت کو آپ کی جاتے تھے اُن مین سے اگر کسی نے حضرت مرحوم کی زیادہ علالت پر زیادہ افسوس ظاہر کرکے کچھہ کہنا چاہا تو فرماتے تھے اگرچہ یہہ مرض میرا مہلک معلوم ہوتا ہے مگر مین یہان نہین مرونگا آپ لوگ مطمئن رہین خاتمہ میرا حرمین مین ہوگا چنانچہ ویسا ہی ہوا کہ آپ سنہ ۱۳۱۱ ہجری نبوی مین حیدرآباد سے شعبان کے مہینہ مین مکہ معظمہ روانہ ہوے ۔ اور اوسی سنہ کے دسوین مہینے یعنی ماہ شوال مین خاص مکہ معظمہ مین آپ کا وصال ہوا اور عاقبت محمود بیچ ہے ۔ ان اللہ رجال اہل قول وفعال ۔

غرض مرحوم مغفور بڑے صاحب تصرف اور کامل بزرگ تھے۔ افسوس علم اور عمل اور فضل و کمال اور حلم و کرم یہہ سب آپ ہی کی ذات بابرکات تک ختم ہوے۔ اللہ تعالے شاہ صاحب مرحوم کو غریق رحمت فرماوے۔

ذالك هدى الله يهدى به من يشاء من عباده
ومن يضلل الله فماله من هاد

(۳) حضرت جناب آغا داؤد صاحب دام برکاتہ

آپ خلیفہ و جانشین حضرت شاہ محمد حسن صاحب قدس سرہ العزیز کے ہین جو ایک واسطہ سے حضرت حقایق آگاہ کرامت دستگاہ جناب شاہ قاسم صاحب قدس سرہٗ العزیز کے خلیفہ تھے۔ خاندان طریقہ عالیہ ابوالعلائی مین آپ کی ذات بابرکات یکتا و بیمثل ہے ہزارہا عالم کو آپ کی ذات فیض آیات سے نتایج دینی و دنیوی کا

حصول ہے زمرۂ مشائخ مین ایسا فیاض ومنکسر النفس شیخ قلیل الوجود ہے آپ کے خاص مدرسہ عالیہ مین ہر روز تعلیم علوم ظاہری وتوجہات باطنی کا برابر درس جاری ہے آپ صاحب کرامات وخرق عادات یہان مشہور ہین بہت لوگون نے اکثر وقت آپ کے کرامات وبرکات کو چشم دید مشاہدہ کیا ہے ممکن نہین کہ اس مختصر جای مین آپ کے مطول حالات وکمالات ظاہری وباطنی کماینبغی درج ہوسکین۔ متعنا اللہ والمسلمین بدوام فیوضہ آمین

(۴) حضرت دلاور علی شاہ صاحب دام برکاتہ

حقیقت مین آپ دلاور علی ہین اور بڑے کریم النفس اور صاحب اخلاق محمدی بمقام ناچ وارم جو حیدرآباد سے تخمیناً چار کوس کے فاصلہ پر نواب خورشید جاہ بہادر دام اقبالہ کی جاگیر ہے وہان تشریف رکھتے ہین حالات ومعاملات ظاہری آپ کے مختلف رہتے ہین۔

بعض اوقات سالک اور بعض اوقات مثل مجاذیب آپکی حالت ہو جاتی ہے لیکن شرع شریف کا اوس وقت بہی آپ کو بہت خیال رہتا ہے تصرفات آپ کے علانیہ لوگون کو وہان نظر آتے ہین اور استغنا تو آپ مین اسقدر ہے کہ دوسرون مین ایسا کم دیکہنے مین آتا ہے۔ طریقہ آپ کا قادریہ ہے۔ حرمین شریفین کی زیارت سے آپ مشرف ہو چکے ہین اور بغداد شریف کی زیارت سے بہی حضرت پیر سید مصطفے صاحب علیہ الرحمہ سے آپ کو خرقۂ خلافت طریقہ عالیہ قادریہ حاصل ہے۔ وضع آپ کی بہت سیدہی سادی ہے جیسی کہ بزرگون کی ہونی چاہیئے۔ آپ بڑے صادق الوعد ہین جو فی زماننا ہر ایک سے ایفائے وعدہ ہونا غیر ممکن نہین تو مشکل تو ضرور ہے۔ بے تکلف آپ ہر ایک سے ملتے ہین بشرطیکہ جہان آپ مقیم ہین وہان بخلوص نیت انسان جاوے۔ اَللّٰھُمَّ متع المسلمین

والمحبّین اجمعین بطول دهرہ امین۔

(۵) عمدة العلماء نواب محبوب نواز الدولہ بہادر دام فیوضہ

آپ مفتی اول بلدہ حیدرآباد ہین۔ اور خاص ملکی اور بڑے عالیخاندان وعالی حسب والانسب شخص ہین خدمت افتاء سے سرفراز ونیز نظامت دار القضاء بلدہ سے آپ ممتاز ہین شریف نوازی وقدیم پروری کا عمدہ جوہر آپکی مقدس ذات مین مستقر ہے آپ قطع نظر اس اعزاز و مراتب دنیوی کے اعلے درجہ کے فقیہ ومتقی وزاہد ومتورع شخص ہین اور جناب کرامت مآب قدوة السالکین وزبدة العارفین حضرت مولانا سید پیر مصطفٰے صاحب قدس سرہ العزیز سے آپ کو بہی خرقہ خلافت حاصل ہے مناقب آپ کے زاید از حد وعد ہین خدائے تعالی آپ کو سلامت رکہے کہ آپ سے ایک عالم کو فیض پہونچتا ہے۔

(٦) جناب مولانا مولوی محمد لطف اللہ صاحب مفتی مجلس عالیہ عدالت سرکار عالی دام برکاتہ

آپ بڑے عالم باعمل اور مقدس بزرگ ہین اور جامع علوم وفنون اور مجلس ندوۃ العلماء کے صدر نشین بہی تمام ہندوستان مین آپکے تلامذہ ہین اور آپ کا فیض جاری۔ افتتاح مجلس ندوہ مین ہمین آپ سے نیاز حاصل ہوا تہا اور یہان بہی ہمکو آپ سے شرف نیاز حاصل ہے۔ آپ وضع دار اور متقی شخص ہین سرکار عالی نے بہی آپ کے علم وعمل اور تقدس کا حال سنکر بعد انتقال مفتی مولوی محمد سعید خان صاحب مدراسی جو ایک بڑے مقدس بزرگ یہان تہے اونکی جاے پر آپ کو بلدۂ حیدرآباد مین طلب فرماکر آپکی قدر فرمائی ہے۔ آپ یہان مجلس عدالت العالیہ سرکار نظام کے مفتی دوم ہین سچ تو یہ ہے کہ آپ اسم بامسمی لطف اللہ

ہی ہین آپ کے زہد و اتقا کا حال جسقدر بیان کیا جاے تہوڑا ہے آپ کے اوصاف حمیدہ بے شمار ہین آپ نہایت کریم النفس اور خلیق بہی ہین آپ کا تقدس آپ کے بشرہ سے عیان ہے سِیمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ کے آپ مصداق ہین اللہ تعالے مدام آپ کا فیض جاری رکہے اور ہم سبکو آپ کی اتباع نصیب فرماے آمین

(۷) مولوی حسن الزمان صاحب محدث دام فیوضہ

علم حدیث مین آپ بحر زخار ہین اور خاص ملکی اصل باشندگی آپ کی کہمم کی ہے اور مولوی شاہ محمد علی صاحب خیر آبادی قدس سرہٗ سے آپ کو طریقۂ عالیہ چشتیہ کی خلافت ہے اہل بیت خیر البریۃ علیہ الف الف الصلوٰۃ والتحیۃ کے ساتھہ آپ کو دلی محبت ہے اور ایک قسم کی خاص نسبت بہی ہے چنانچہ آپ نے اُن احادیث کو

۹ علاقہ دکن مین ایک مقام ہے وہان کے رہنیوالے ہے ۱۲ مصنف

جو خاص اہل بیت سے بصحتِ اتم وارد ہوئین ہین کوشش بلیغ سے ایکجا سے جمع کیا ہے اور اس کتاب کا نام فقہ اہل بیت رکھا ہے اور یہہ دُربے بہا زمانہ دراز سے زیر طبع ہے جس کی پوری روشنی بعد طبع ہر ایک روشن ضمیر پر بخوبی روشن ہوسکتی ہے کہ کس محنت ومشقت سے آپنے اس ذخیرہ کو جمع فرمایا ہوگا ممکن نہین کہ اس کے متعلق ہم یہان کچہہ لکہہ سکین سچ تو یہہ ہے کہ یہہ حق آپ ہی کا تہا آپ سچے عاشق کلام اللہ اور حافظ احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین کوئی کام آپ سے خلاف شرع شریف نہین ہوتا خواہ کیسا ہی ہو اور نہ کوئی آپ سے فرض وواجب اور مستحب ترک ہوتا ہے۔ جملہ علوم دینی کے آپ بخوبی ماہر ہین سنّ شریف آپ کا ستر سے متجاوز ہے آپ کی ذات بابرکات فی زماننا بہت ہی مغتنمات سے ہے آپ جیسے مقدس لوگون

سے اسلام کی رونق ہے واقعی آپ اسم بامسمے حسن الزمان ہین متعنا اللہ والمسلمین بطول زمانہ امین

(۸) نواب محبوب یار جنگ بہادر

آپ امیر ابن امیر اور نہایت کریم النفس وخوش اخلاق شخص ہین اعلیحضرت کے اعلیٰ مصاحبین سے آپ شمار کیے جاتے ہین اور صرف خاص بندگان عالی مین محکمہ تعمیرات کے آپ صدر ہین۔ ونیز دفتر سیاہہ مبارک اعلیحضرت کے بھی آپ معتمد علیہ۔ زبان فارسی واُردو تو گویا آپ ہی کی زبان ہے مگر انگریزی مین بھی آپ خوب ماہر ہین۔ اہل کمال کی آپ بے انتہا قدر فرماتے ہین غرض ہمہ وجوہ بفضلہ آپ محبوب ہین خداے تعالیٰ باین خصایل جمیلہ آپ کو سلامت رکھے آمین۔

◆

(۹) نواب افسر الدولہ بہادر

جسقدر حیدرآباد مین باقاعدہ فوج شاہی جسکی تعداد دس ہزار ظاہر ہوتی ہے اس کے آپ کمانڈر (ان چیف) افسر اعلی ہین کل فوج مذکور پوری طور سے آپ ہی کے ماتحت ہے اور سب آپ سے راضی۔ ونیز اعلحضرت کے آپ (اڈی کانگ) مشیر خاص ہین جسقدر تقرب شاہی سے آپ ممتاز و مفتخر ہین آپ کی مولفہ کتاب شکارنامہ نظام مطبوعہ مطبع فخر نظامی سے ظاہر ہے یہان بیان کرنا گویا تحصیل حاصل ہے۔ آپ جیسے اقبال مند بہت کم دیکھنے مین آئے۔ دنیا مین بہت بڑی چار نعمتین ہین۔ اول مال[١] عیال[٢] جیسا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے المال والبنون زینة الحیوة الدنیا دوم کمال[٣]۔ وجمال[٤] منعم حقیقی نے ماشاء اللہ تبارک اللہ یہہ چارون نعمتین آپ کو عنایت کی ہین۔ آپ کے جملہ امور ساتھہ اُفَوِّضُ اَمْرِی

اِستثنی اللہؕ کے ہوتے ہین یعنی تکیہ کلام آپ کا یہہ کلام پاک ہے اور ہر ایک مفتخر شے پر آپ کے یہان یہہ کلماتِ طیبات کندہ رہتے ہین جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کو اپنے خدا پر پورا بھروسہ ہے۔ اور ہر ایک کام مین آپ کے تائید غیبی ہوتی ہے۔ فن سپہ گری مین بفضلہ جیسے کمالات آپ کو حاصل ہین مین یقینی طور پر کہہ سکتا ہون کہ سوا پادشاہِ وقت اعلیحضرت بندگان عالی کے دوسرے کسی مین اسقدر کمالات جمع نہین ہین اللّٰھمّ زد فزد غرض بفضلہ تعالی آپ بہمہ وجوہ افسر الدولہ ہین اور اس دولت ابد مدت مین آپ کی ذاتِ جامع الصفات مفرد ہے اللہ تعالے اس سے زاید آپ کی دولت بڑہاے اور مراتب بھی آپکے بلند فرمای آمین

نواب لقمان الدولہ بہادر

آپ اعلیحضرت بندگان عالی کے مصاحبین سے شمار کیے جاتے ہین

اور فن ڈاکٹری مین بے انتہا مہارت رکھتے ہین اور اپنے وقت کے لقمان ہین۔ علاوہ فن ڈاکٹری کے اور کئی فنون سے آپ بفضلہ تعالیٰ واقف ہین کہ جنکی تفصیل بیان ناممکن خیال کیجاتی ہے باوجود ایسے کمالات واعزاز حاصل ہونیکے آپ ایک قسم کے صوفی مشرب ہین اور مشائخ عظام اہل چشت سے بہت ہی آپ کو عقیدت ہے اور حضرت شاہ خاموش صاحب قدس سرہٗ سے آپ کو طریقہ عالیہ چشتیہ مین بیعت بھی ہے اکثر آپ پاس مجالس خیر ہوتی ہین اور خاص کر ہر ماہ کی چودہ تاریخ کو ختم شریف حضرت مخدوم علاؤالدین علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کا ہوتا ہے غرض آپ بڑے صاحب کمالات اور نہایت خوش اخلاق شخص ہین اللہ تعالیٰ آپ کے مراتب دینی و دنیوی مین یوماً فیوماً ترقی فرماوے

(۱۱) نواب عماد جنگ بہادر دام اقبالہ

آپ ملکی ہین اور نہایت قابل اور فاضل و متین الطبع اور اپنے ملک دکن کے دلی خیر خواہ ہمیشہ جلیل القدر عہدون پر سرکار کی جانب سے آپ مامور ہوتے آئے ہین۔ فی زماننا آپ دفتر فنانس کے معتمد ہین۔ تمام حکام بحکم سرکار عالی آپ ہی کے دفتر کے ذریعہ سے خدمات مناسب پر مامور ہوتے ہین ہم بھی آپ ہی کی توجہ دلی سے بمنظوری نواب فخر الملک بہادر معین المہام سرکار عالی دام اقبالہ و بحکم سرکار مدرسہ دار العلوم مین بوعدۂ اضافۂ معقول داخل و مامور ہوئے ہین۔ ظاہر مین تو آپ عماد جنگ ہین مگر کام آپکے عماد الدولت کے ہین زمانۂ سابق و زمانہ حال کے مطابق آپ کے ہر کام ہوتے ہین آپ حافظِ قرآن بھی ہین آپ کے مزاج مین اعلی درجہ کی سیاست ملکی اور ساتھہ اسکے مزاج مین

انصاف بھی ہے اللہ تعالیٰ آپکی عمر و اقبال مین ترقی فرماوے اور نیز آپ کو اور سب کو توفیق نیک کامونکی کما ینبغی عنایت کرے۔ آمین

(۱۲) نواب مقتدر جنگ بہادر دام اقبالہ

آپ بھی ملکی ہین اور خاندانی امیر اور اپنی وضع کے بہت ہی پابند ہین اور ساتھہ اس کے قدیم پرور اور اپنے ملک کے نہایت خیر خواہ۔ صدیق یار جنگ مرحوم کے ساتھہ آپ کو بے انتہا خلوص تہا بعد انتقال مرحوم آپنے اونکی اولاد کے ساتھہ بہمہ وجوہ بہت ہی ہمدردی فرمائی اللہ تعالےٰ آپ کو جزاے خیر دے بیشک دوست ہو تو ایسا ہی ہو کہ حضوری و غیبت مین یکسان رہے مشایخ کرام سے بھی آپ کو بہت عقیدت ہے اوقات کے اپنے آپ بہت پابند ہین لِکُلِّ مَقَامٍ مَقَالٌ گویا آپ ہی کا مقولہ ہے

ہر ایک وقت کے مناسب آپ کام کرتے ہین بمتانت و دیانت آپکی خداداد ہے اور ساتھہ اسکے خلیق بھی جس زمانہ مین آپ اورنگ آباد مین خدمت صوبہ داری پر مامور تھے ہمین بھی ایک مرتبہ آپنے اورنگ آباد مین یاد فرمایا تھا بہت خوبی و خوش اسلوبی کے ساتھہ احقر کی مہمان نوازی آپنے فرمائی۔ تمام اورنگ آباد آپ کا مداح تھا۔ باوجود سرکاری اعلیٰ خدمات کے پابند ہونیکے صوم و صلوٰۃ کے آپ بہت ہی پابند ہین انشای فارسی کے آپ بڑے قابل اور عربی مین بھی آپ کو مہارت ہے۔ فی زماننا آپ حیدر آباد مین رکن اول مجلس مال گذاری کے ہین اوصاف آپکے اس سے زائد ہین جو بیان مین آوین اور صفات آپکے اس سے بہت ہین جو لکھے جاوین۔ غرض بہمہ وجوہ اس دولت ابد مدت کے دینی و دنیوی امور مین آپ بفضلہ تعالیٰ رکن اول

ہین اور سب طرح سے مقتدر اللہ تعالیٰ مدام آپ کو کامیاب رکھے
اور جمیع مقاصد دلی آپ کے برلاوے - متعنا اللہ والمسلمین
بطول حیاتہ امین -

(۱۳) مولوی محمد عزیز مرزا صاحب

آپ علوم انگریزی مین بڑے قابل ہین اور بی - اے مین سند یافتہ - اردو علم تو گویا آپ ہی کا ہے کیونکہ آپ کا وطن خاص دہلی شریف ہے تخمیناً (دس بارہ) سال سے آپ یہان رونق افروز ہین اور جلیل القدر عہدہ سے سرفراز و ممتاز آپ اعلیٰ درجہ کے شریف و منصف مزاج اور حق شناس و ذی فطانت شخص ہین ابتدا مین آپ مددگاری معتمدی عدالت و کوتوالی و امور عامہ پر مقرر ہوے تھے اوس زمانہ مین نہایت خوبی و عدالت کے ساتھہ احقاق حق فرماتے رہے تمام شہر آپ کی عدالت و منصف

مزاجی سے عذب البیان و رطب اللسان رہا اب قریب دو سال سے منصرمی معتمدی عدالت و کوتوالی و امور عامہ پر آپکا تقرر سرکار نے فرمایا ہے اس زمانہ منصرمی مین بھی آپ نے اپنے وہی اخلاق حمیدہ و اشفاق عمیمہ سے کام لیا ہے ہر کارروائی مین ہمیشہ یہ دیکھا اور سنا جاتا ہے کہ انصافی امر مین آپ کو کسی طرح کا تعصب نہین ملکی و غیر ملکی مذہبی و غیر مذہبی اشخاص کی نسبت ایکسان بلا تفاوت آپکی ہمدردی جاری ہے۔ نام کے تو آپ صرف عزیز میرزا ہین مگر کام مین ہر دلعزیز خداے عزیز ہمیشہ آپ کو ایسا ہی عزیز رکھے اور آپ کی عمر مین برکت دے کہ آپ سے یہان بہت لوگون کو فیض ہے اور آرام

والسلام

(۴۱) نواب عماد الملک بہادر دام اقبالہ

آپ کے کمالات ذاتی و صفاتی کا بیان ہم یہان کسی طور سے

نہین کر سکتے آپ کے کمالات و اوصاف بیحد و لاتعد ہین۔ آپ علوم عربی و انگریزی کے بڑے ماہر و ادیب ہین اور فارسی و اُردو علوم کے تو گویا آپ ہی موجد۔

آپ سادات کرام سے ہین اور خاص بالگرام کے معززین سے اور بڑے اعلےٰ درجہ کے آپ کریم النفس و عمیم الاخلاق شخص ہین نواب سالار جنگ مختار الملک میر تراب علیخان مرحوم کے عہد وزارت مین آپ کا تشریف فرما ہونا حیدرآباد مین ہوا ہے علوم و فنون متنوعہ کی اشاعت مین آپ کی ذات سے ممالک سرکار عالی کو بہت کچھہ مدد ملی ہے اور اس دولت ابد مدت مین عہدہ ہاے جلیل القدر سے ہمیشہ آپ ممتاز رہے ہین آپ کی کارگذاری کا زمانہ ہر سررشتہ مین بے لوثی و صفاے طینتی کے ساتھہ مقارن رہا۔ اور کارگذاران سررشتہ متعلقہ کو بہت

کچھ نفع حاصل ہوا۔ موجودہ زمانہ مین آپ عہدۂ جلیلہ نظامت تعلیمات سے ممتاز ہین آپ کی حسن توجہ سے سررشتہ تعلیم نہایت راضی وشاکر ہے مددگار آپ کے مولوی عبداللہ بیگ صاحب بھی بڑے لایق اور قابل شخص ہین سررشتہ تعلیمات مین ہر ایک شخص آپکا مداح اور ثنا خوان ہے اللہ تعالیٰ آپ حضرات کو یہ اپنے اوصاف حمیدہ قایم و دایم رکھے اور خدا کرے کہ ہمیشہ آپ سے دینی و دنیوی علوم وفنون کی عمدہ تعلیم جاری رہے۔

۱۵ نواب سنادا الملک ادیب الدولہ بہادر

دام فیوضہ

آپ کا وطن اصلی مقام ششتر ہے زمانہ دراز سے اس ملک حیدرآباد مین آپ تشریف فرما ہین اور مستند سادات کرام سے ہین

ح ششتر ایک ملک عراق عرب و ایران کے درمیان واقع ہے ۱۲ مصنف

نام نامی آپ کا (علی) المتخلص بہ طوبیٰ سے ہے اور سید آغا علی
شستری یہان مشہور ومعروف آپ اعلیٰ درجہ کے ادیب
ومورخ ہین اور علوم عربی و فارسی مین بڑے متبحر اور اپنے آپہی
نظیر ہین بادشاہِ وقت جو اپنے عہد مین بے مثل اور اپنی سلطنت
کو ایسے لایق اور فائق اہل کمالات سے آراستہ و پیراستہ
فرمارہے ہین آپ کی قدر فرماتے ہین چنانچہ حال مین جس
خطاب کے آپ لایق تھے اوس سے سید صاحب ممدوح
کو سرفراز فرمایا ہے اور وہ اس مناقب کی عنوان پر درج ہے
مکرر لکھنے کی ضرورت نہین۔ اکثر آپ کا قیام بیرون بلدہ مقام
کوہ مولیٰ علی کے قریب رہتا ہے اور وہین آپ سے
خاص و عام کو ہمہ اقسام فائدہ پہونچتا ہے۔ باوجود اسقدر
کثیر علم و فضل خداداد حاصل ہونے کے آپ نہایت خلیق

اور کریم النفس اور درویش صفت اور بہت ہی مقدس بزرگ ہین متعنا اللہ والمؤمنین بدوام بقائہ امین

(۱۶) شمس العلماء مولوی سید علی بلگرامی ۔ بی ۔ ای
ی ۔ ایل ۔ ایف ۔ جی ۔ ایس

محکمہ تعمیرات کے آپ معتمد ہین اور متعدد زبانون سے واقف فارسی ۔ اُردو ۔ انگریزی ۔ عربی ۔ بنگالی ۔ فرانسیسی ۔ سنسکرت ان تمام زبانون مین آپ کو پوری مہارت ہے و نیز ان کے متعلق جسقدر علوم ہین اونسے بہی آپ بخوبی واقف ہین حیدرآباد فی نفسہ اسوقت اپنے بادشاہ عادل و رحم دل کے وجود کے باعث ماشاء اللہ تبارک اللہ مفتخر ہو رہا ہے لیکن ایسے جامع الکمالات شخص کا ایسے موقع پر یہان ہونا زیادہ تر باعث فخر ہے ۔ اور اسی باعث سرکار عالی مین جیسا کہ

آپ کو تقرب حاصل ہے دوسرون کو کم میسر ہے کتبخانہ آپ پاس بفضلہ ایسا عظیم الشان ہے کہ سوائے کتب خانہ سرکاری کے شاید ہی کسی کے یہان ایسا کتب خانہ ہو جیسے آپ ماشاء اللہ جامع الکمالات ہین ویسے ہی آپ پاس بعونہ تعالے کتب بھی جمع ہین۔ علماء تجوید کے بھی آپ بہت ہی قدردان ہین۔ غرض آپ کے اوصاف حمیدہ اور کمالات عزیزہ کا حال کما ینبغی یہان بیان ہونا غیر ممکن ہے آپکے ہر ایک وصف کے تحریر مین آنے کے لیے ایک دفتر چاہیے باوجود اسقدر جامعیت کے آپ نہایت خلیق و کریم النفس و ہر علم دوست ہین خدا تعالے عمر و اقبال مین آپ کی ترقی فرمائے آمین۔

(۷۱) مولوی حکیم عبد الرحمن صاحب ادام اللہ فیوضہ

حکمت مآب کمالات اکتساب جامع علوم معقول و منقول حاوی

فروع واصول المشہور المعروف حکیم عبدالرحمٰن صاحب سہارنپوری دام برکاتہ، کمالات آپکے حیز تحریر اور حیطۂ تقریر سے خارج ہین۔ فن طبابت کے تو آپ بحر ذخار ہین۔ اور شفا سے مرضی داد آلٰہی ہے ہر صاحب غرض کے عرض حال کو بدل متوجہ ہوکر سماعت کرنا آپ ہی کا کام ہے اعلیٰ درجہ کے آپ ادیب بھی مانی جاتے ہین اور ساتھہ اسکے حافظ کلام اللہ اور احادیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہین صبر وشکر وزہد واتقا جسقدر آپ مین ہے بہت کم لوگون مین پایا جاتا ہے۔ ماہ صیام کی جو حقوق ہر ایک اہل اسلام پر ہین وہ کما ینبغی آپ سے ادا ہوتے ہین۔ ابتداء ماہ مبارک سے تا اختتام بےشمار اختتام آپکے یہان ہوتے ہین اور خود بھی آپ مختلف طور پر کئی کلام مجید ختم فرماتے ہین۔ آپ سے علمی وعملی ہر دو فیضان یہان

جاری ہین سچ تو یہہ ہے کہ علماے کرام کی جو شان ہونی چاہیے وہ شان آپ کی ہے۔ اور یہہ علم و فضل آپ کا موروثی ہے کیونکہ آپکے والد ماجد مولانا مولوی احمد علی صاحب سہارنپوری مرحوم جنہون نے سنہ ۱۲۹۷ ہجری مین مقام سہارنپور مین انتقال کیا ہے بڑے نامی گرامی اور فاضل شخص تھے اور آپ کے برادر حقیقی مولوی حبیب الرحمن صاحب بہی بڑے ادیب اور فاضل شخص ہین جو فی زماننا مدرسہ دار العلوم سرکار عالی مین مدرس اور بڑے قابل مانے جاتے ہین۔

بادشاہ وقت اعلیحضرت جو خود ماشاء اللہ ہمہ صفات حمیدہ موصوف ہین اور ایسے لوگون کے از حد قدردان اور خداداد قدرشناس بعض اوقات آپ کی قدر فرماتے ہین اور ہر طرح سے التفات شاہانہ کے آپ یہان مستحق سمجھے جاتے ہین و نیز آپ بے انتہا

کریم النفس اور وسیع الاخلاق شخص ہین۔

متعنا اللہ والمسلمین والمؤمنین اجمعین

بطول بقائہ آمین

محمد انوار اللہ خان صاحب بہادر

من سجایاہ والفاظہ بہاء ودرر

آپ کو عالیجناب شیخ الشیوخ مولانا و مرشدنا حضرت حاجی امداد اللہ شاہ صاحب چشتی قبلہ کہ جن سے ایک عالم کو فیض پہونچا ہے اور بڑے بڑے علمای کرام و مشایخ عظام حضرت ممدوح سے ہندوستان وغیرہ مین مستفید ہوے ہین ایسے بافیض کامل شیخ سے آپ کو طریقہ عالیہ چشتیہ صابریہ مین بیعت حاصل ہے اور خلافت بھی۔ آپ خاص

ط عنوان بلفظ "خان" خطابی ہے لیکن زیادہ تر بیان آپ بالفاظ ذاتی وصفاتی یعنی مولانا مولوی حاجی حافظ محمد انوار اللہ صاحب موصوف ومعروف ہین (مصنف)

اسی ملک کے ہین اور فخر اہالی دکن ۔ آپکا طور ہی جدا ہے اور
رنگ ہی نرالا ۔ آپ حافظ کلام اللہ ہین اور عالم احادیث رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم ہر وقت آپ پاس قال اللہ وقال رسول
کا مشغلہ رہتا ہے ۔ طریقہ محمدیہ علیہ الف الصلوٰۃ والتحیہ کو برتنا
دن رات آپ کا کام ہے ۔ خوش حال اوس شخص کا کہ جو اپنے نبیّ
مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کو برتے اور دنیا ومافیہا سے
خبر نہ رکھے ۔ ہمکو صرف ماہ صیام مین صایم رہنا بار ہوتا ہی
آپ ماشاء اللہ اکثر اوقات صایم رہتے ہین شب بیدار اور
تہجد گذار جیسے آپ ہین شاید اس زمانہ مین آپ جیسے اور چند
خاصانِ خدا ہون اور ہم اونکو نہ جانتے ہون ان خصلتون کا
جو شخص ہو اوس مین زہد و اتقا کسقدر ہوگا اسکا بیان کرنا تحصیل
حاصل ہے ۔ آپ کی ذات بابرکات جامع الصفات سے

مدرسہ نظامیہ مین بہی بہت کچہہ ترقی ہوئی اور ہورہی ہے اور یہ
مدرسہ خاص اسلامی ہے اور یہان کے قوانین دیگر مدارس
سرکاری سے جدا ہین یتیم بچون کو پرورش کرنا اس مدرسہ کا کام
ہے مفلوک الحال طلبہ کی پورے طور سے خبرگیری کرنا اس مین
مدام ہے علماء و فضلاء کا مجمع بہی بیشک اس مدرسہ مین لاکلام
ہے سچ تو یہ ہے کہ ان ہی سب باتون سے مدرسہ نظامیہ کا
بڑا نام ہے۔ بنا اس مدرسہ کی سنہ ۱۲۹۱ ہجری مین مولوی محمد قاسم
صاحب مہاجر مرحوم کے وقت سے پڑی ہے فی زماننا آپکے
وقت مین بہت ہی اس مدرسہ مین اسباب ترقی کے نمایان
ہوے ہین آپ کو اعلیحضرت بندگان عالی خلد اللہ ملکہ کے ساتہہ
ایک درجہ خصوصیت ہے اور وہ یہہ ہے کہ اعلیحضرت بندگانعالی
مدظلہ العالی نے آپ سے استفادہ کلام اللہ فرمایا ہے ونیز بعید

سلطنت ابد مدت نواب میر عثمان علی خان بہادر اطال اللہ عمرہٗ وادام اللہ اقبالہ نے بھی آپ ہی سے کلام مجید پڑھا ہے اور ابتک دیگر علوم عربی وغیرہ کا درس آپ سے نواب صاحب ولیعہد سلطنت ابد مدت کا جاری ہے۔ باوجود اس خصوصیت کے آپ نہایت متواضع ومتورع ہین اور وسیع الاخلاق وکثیر الاشفاق سچ تو یہ ہے کہ آپ اسم بامسمّٰی خدا کے نور ہین بلکہ نورٌ علیٰ نور سبحان اللہ کیا لوگ ہین کہ کسی حالت مین اپنے معبود کی یاد سے غافل نہین غور کا مقام ہے کہ جس شخص نے باوجود حصول عزت وثروت کے اپنی جوانی وبڑھاپے کو صرف اللہ کی یاد مین صرف کرنے کا پورا خیال جما لیا ہو اوس کو کیسے کچھ علو مدارج اُخروی حاصل ہوے ہونگے اللہ تعالےٰ آپ جیسے حضرات کو سلامت رکھے کہ آپ سے ایک عالم فیضیاب ہی

اور مذہب اہل اسلام منوّر۔

(۱۹) حکیم سید کریم الدین صاحب مرحوم

آپ بڑے سیاح اور اعلیٰ درجہ کے یونانی حکیم تھے زیارت حرمین شریفین سے مشرف ہو چکے تھے اور بغداد شریف و کربلاے معلی بھی گئے تھے اور اکثر ہندوستان کے متبرک مقامات آپ کے دیکھے ہوئے تھے اور بزرگان دین سے آپ کو بے انتہا عقیدت تھی فن طبابت مین آپ بے نظیر تھے جیسے کہ اب آپ کے فرزند ارجمند حکیم سید عزیز الدین صاحب فن ڈاکٹری مین بے مثل و بے نظیر ہین۔ صدیق یار جنگ مرحوم مغفور سے آپ کو دلی عقیدت تھی آپ اونکے قدر دان تھے اور وہ آپ کے بعد انتقال صدیق یار جنگ سنہ ۱۳۱۵ ہجری مین آپ نے بھی اس جہان فانی سے طرف دار البقا کے مونہہ موڑ لیا۔ آپ بہت

نیک نفس اور اسم بامسمیٰ کریم الدین ہی تھے خداے تعالےٰ
حکیم صاحب مرحوم کو غریق رحمت فرمائے۔

(۲۰) حبیب بوبکر بن شہاب سلمہ الوہاب

آپ صحیح النسب سید حسینی اور قوم کے عرب ہین اصل باشندگی آپ کی تریم لہ کی ہے۔ عرصہ ۱۲ سال سے آپ یہان تشریف فرما ہین۔ آپ اعلیٰ درجہ کے ادیب ہین اور علم تاریخ مین مشاق اور دیگر عمل و عملیات مین بھی طاق سلسلہ آپ کے نسب کا (۳۵) واسطون سے حضرت نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچتا ہے لاریب آپ سید ہین سادات کرام مین جس قسم کے خصائل حمیدہ ہونے چاہئین آپ مین پائے جاتے ہین مدرسہ دار العلوم مین آپ ناظر علوم عربی کے ہین صرف دو ساعت کے لیے ہر روز آپ مدرسہ موصوفہ مین تشریف لاتے ہین اور

لہ علاقہ حضرموت مین ایک بڑی بستی ہے جسکا نام اوسکا تریم ہے ۱۲ (مصنف)

اعلیٰ درجہ کے طلبہ آپ سے مستفید ہوتے ہین۔

متعنا اللہ والمسلمین بفیوضہ آمین

(۲۱) حکیم عبدالوہاب صاحب دام فیوضہ

اصل باشندگی آپ کی غازی پور کی ہے تخمینۃً عرصہ دس بارہ برس سے آپ یہان تشریف فرما ہین فن طبابت مین آپ کو خوب مہارت اور دیگر علوم و فنون کے آپ حافظ ہین حافظہ آپ کا خداداد ہے حکیم محمود خان صاحب دہلوی مرحوم سے آپنے فن طبابت حاصل کیا ہے۔ خدا کے فضل سے آپ حافظ بھی ہین اور اعلیٰ درجہ کے زاہد و متقی بھی۔ ہر مریض کیحالت کو بگوش دل سننا آپ ہی کا کام ہے۔ اور شفا آپ کے نسخہ مین لاکلام ہے نبّاض تو آپ ایسے ہین کہ بہت کم آپ جیسے ہونگے اور ندرت یہہ ہے کہ آپ چشم ظاہری سے معذور اور

بچشم باطنی مین آپ کے بے انتہا نور ہے۔ سُنا جاتا ہے کہ پندرہ سال کی عمر مین چیچک سے آپکی بینائی جاتی رہی ہے اسلیے حکیم صاحب نابینا آپ یہان مشہور و معروف ہین۔ آپکے کمال ظاہری و باطنی کی اعلحضرت بندگان عالی بہی قدر فرماتی ہین جس کے باعث الطاف شاہانہ آپ پر مبذول ہین۔ جس مکان مین آپ یہان تشریف فرما ہین یہہ اعلحضرت ہی کا عنایتی ہے غرض آپ بہت باکمال اور مقدس بزرگ ہین دوا اور دعا ہر دو طرح سے لوگون کو آپ سے یہان فائدہ پہونچتا ہے اللہ تعالی ہر دو فیضان آپکے ہمیشہ جاری رکھے۔

۲۲ مولوی الٰہی بخش صاحب صدر مہتمم مدرسہ دار العلوم سرکار عالی دام فیوضہ

آپ بڑے قابل اور عالم و فاضل اور حلیم الطبع شخص ہین اکثر علوم

آپنے دہلی مین حاصل فرمائے ہین حکمت مین بہی آپ کو دخل ہے
حکیم محمود خان صاحب مرحوم جو بڑے زبردست حکیم دہلی مین
مشہور و معروف تہے جن کا ذکر قریب مین اوپر ہوا ہے اونسے
سند حکمت آپکو بفضلہ تعالی حاصل ہے۔ و نیز احادیث نبوی کی
سند مولوی نذیر حسین صاحب محدث دہلوی سے آپ کو پہونچی
ہے۔ اصل باشندگی آپ کی نواح عظیم آباد پٹنہ کی ہے
قریب سات سال سے آپ مدرسہ دارالعلوم کے صدر مہتمم
ہین۔ سرکار کے اقبال سے اور نواب فخر الملک بہادر معین المہام
سرکار عالی دام اقبالہ کی کامل توجہ سے اور ناظم صاحب تعلیمات
کے حسن انتظام سے اور آپ کی سعی بلیغ سے مدرسہ دارالعلوم
مین اچہی تعلیم ہوتی ہے تہوڑی مدت مین طلبا اس مدرسہ
کے بہت قابل اور فارغ التحصیل ہوکر سرکاری خدمات کے

مستحق سمجھے جاتے ہین تعلیم علوم کے ساتھہ جسم کی ریاضت اور کئی قسم کی ورزش بھی یہان طلبہ کو سکھلائی جاتی ہے اور یہہ تعلیم خاص آپ ہی کے وقت مین اس مدرسہ کے طلبہ کو نصیب ہوئی ہے۔ یہان بڑے بڑے قابل اور فاضل علماء درس دیتے ہین طلبہ بھی ماشاءاللہ بہت لئیق اور مستعد اس مدرسہ مین جمع ہین اس وقت چھہ سو سے زاید طلبہ کی تعداد یہان ہے۔ علم عربی۔ علم تجوید۔ اُردو۔ فارسی۔ ریاضی۔ اقلیدس تاریخ۔ جغرافیہ۔ ان تمام علوم کی اس مدرسہ مین اچھی تعلیم ہوتی ہے فی زماننا ہذا اونتیس ۲۹ مدرس ہین اور کل جماعتین طلبہ کی چوبیس جنکی تفصیل حاشیہ سے بخوبی ہر ایک پر ظاہر ہوسکتی ہے [۵۱] یہ مدرسہ سرکاری ہے اور دینی مدارس مین ایسا قدیم اور اتنا وسیع مدرسہ بلدہ مین نہین ہے اس مدرسہ کی بنا ۱۲۷۲؁ ہجری مین نواب

[۵۱] تفصیل جماعات مدرسہ دار العلوم سرکار عالی مولوی فاضل دینیات مولوی فاضل فاضل سال دوم مولوی عالم سال اول مولوی عالم سال دوم مولوی سال دوم مولوی سال اول منشی سال اول منشی فاضل [illegible] فوقانی اول دوم سوم [illegible] وسطانیہ اول دوم [illegible] تحتانیہ [illegible] ۲۴

مختار الملک مرحوم سر سالار جنگ معظم کے وقت مین پڑی ہے مولوی آلہی بخش صاحب حال مہتمم مدرسہ کی اعلیٰ درجہ کی قابلیت اور حسن کارگذاری سے فی زماننا اس مدرسہ کی تعلیم مین خدا کے فضل سے بہت کچھ کامیابی حاصل ہوئی ہے اللہ تعالےٰ مدام اس فیض کو جاری رکھے اور عہدہ داران سرکار کو سلامت اور مہتمم صاحب کو جزاے خیر دے آمین۔

(۲۲۳) سید عبد الرحمٰن صاحب رفاعی دام برکاتہٗ

آپ کا وطن اصلی بغداد شریف مشہور ہے تخمیناً عرصہ گیارہ سال سے آپ یہان تشریف فرما ہین اور مقام سرور نگر مین مقیم جب سے آپ یہان تشریف فرما ہین ایک ہی حالت دیکھنے مین آتی ہے یعنی کسی سے آپ کو کچھ سروکار نہین آپ بھلے اپنی جاے بھلی کوئی محبت اور اعتقاد سے آیا ال لئی ورنہ کسی سے کچھ مطلب نہین

شب و روز آپ یاد الٰہی مین مصروف اور عبادت مین مشغول رہتے ہین اور اکثر اوقات صائم بھی پہلے آپ ہمیشہ مثل ماہ رمضان صیام ہی مین رہا کرتے تھے لیکن زیادہ ضعف لاحق ہونے سے آپ نے اپنے جسم نحیف پر رحم فرما کر اب کسیقدر روزون مین آپ نے کمی فرمادی ہے۔ آپ خدا و رسول کے عاشقِ صادق ہین ہر شب جمعہ کو آپ پاس مجلس میلاد مبارک منعقد ہوتی ہے اور عجب لطف رہتا ہے باوجود محض متوکل ہونے کے اکثر نو وارد لوگون کو آپ سے بہت کچھ دینی و دنیوی فائدہ پہونچتا ہے اور ماہ ربیع الاول اور ربیع الثانی مین نیازات وغیرہ بھی آپ پاس بہت تکلف سے ہوتی ہین اور اکثر مسافرین آپ پاس جمع رہتے ہین بظاہر حال ایک حبہ کسی سے آپ نہین لیتے ہین مگر کریم النفس ہونے کے باعث

اخراجات آپ کے اسقدر ہین کہ بیان سے باہر لیکن ذاتی حالت آپ کی بہت ہی مختصر رہتی ہے صرف ایک بوریئے کا فرش آپ پاس نظر آتا ہے کسی قسم کا تکلف آپ کے مزاج مین نہین ہے بہت ہی سیدہی سادی وضع آپ کی ہے۔ اور شرع شریف کے آپ بہت ہی پابند ہین اور اعلیٰ درجہ کے زاہد و متقی آپ کے برادر حقیقی سید محمد صاحب جو ہمیشہ آپ کے پاس رہتے ہین اور آپ سے چھوٹے ہین اونکی بھی یہی حالت ہے۔

قناعت آپ مین اعلیٰ درجہ کی ہے جو فی زمانا ہر ایک مین غیر ممکن ہے۔ چونکہ اعلیحضرت بندگان عالی آپ جیسے متشرع اور متقی لوگون سے خوش ہوتے ہین آپ کی بہت قدر فرماتے ہین و نیز آپ سے ایک قسم کی عقیدت رکھتے ہین اور گاہ گاہ آپ پاس کمال اعتقاد سے رونق افزا بھی ہوتے ہین اور اُخروی استفادہ حاصل

فرماتے ہین۔ غرض آپ بفضلہ تعالیٰ اعلیٰ درجہ کے مقدس بزرگ ہین اللہ تعالیٰ ہم سب کو آپ کی اتباع نصیب کرے آمین

(۴۲) مولوی محمد عبدالکریم صاحب سابق ناظم ٹپہ خانہ سرکار عالی سلمہ اللہ تعالیٰ

وطن اصلی آپ کا نواح مدراس ہے مگر اب تو حیدرآباد ہی کو وطن آپ کا کہنا چاہیے پہلے آپ خدمت صدر تعلقداری پر تھے بعدہٗ ناظم ٹپہ خانہ ہوے۔ اور اب بوجہ کبر سنی خانہ نشین سن شریف آپ کا تخمیناً ساٹھ سال سے متجاوز ہے مگر ظاہری حالت آپ کی ماشاءاللہ بہت درست ہے اور سرکاری ملازمت کے لایق معلوم ہوتے ہین اور بفضلہ تعالیٰ آپ ذاکر و شاغل اور ہر ایک کامل کے قدردان بھی ہین جو کوئی نیا عالم و فاضل بطور سیاحت یہان آتا ہے آپ ضرور اوس کے وعظ و نصایح سے

فوائد اخروی حاصل کرتے ہین۔ اوقات وظائف آپ کے معمور ہین۔ شب کو آپ بہت ہی قلیل استراحت فرماتے ہین بلکہ یون کہنا چاہیے کہ آپ قایم اللیل ہین اور یاد آلہی مین اکثر مصروف رہتے ہین۔ و نیز بزرگان دین سی آپ کو بہت ہی عقیدت ہے اور خود آپ خدا کے فضل سے اعتقاد آنے کے قابل ہین وضع قدیم کے آپ پابند اور وعدہ کے بہی بہت سچے ہین اور ساتہہ اسکے خوش اخلاق اور کریم النفس بہی اللہ تعالی اس سے زیادہ آپ کو نیک کامون کی توفیق اور ہمت عطا فرماے

حضرت الجناب الفاضل الکامل المولوی محی الدین احمد المنتظم
احیا اللہ دینه واسمه الی یوم الدین الواحد المنعم

آپ نہایت زندہ دل و منتظم مزاج اور فاضل شخص ہین اصل وطن آپ کا خاص مدراس ہے بہت ہی کم سنی مین آپ یہان تشریف

لائے اور پھر کبھی آپ کو مدراس جانے کا اتفاق نہین ہوا۔ مختلف اساتذہ سے خاص حیدرآباد ہی مین جملہ علوم و فنون آپ نے تحصیل فرمائے ہین۔ مولوی محمد سعید خان صاحب سابق مفتی مجلس عدالت عالیہ سرکار عالی جو بڑے جید عالم و فقیہ و محدث اور بڑے مقدس بزرگ شخص تھے اون سے آپ کو سلسلہ قرابت اور تلمذ بھی ہے۔ اب آپ مدراسی نہین رہے بلکہ خاص حیدرآبادی ہو گئے ہین سابق مین آپ محکمہ عدالت و کوتوالی و امور عامہ سرکار عالی کے منتظم تھے بعدہٗ جب آپنے بحسن کارگذاری اعلیٰ درجہ کا منتظم و کارگذار سرکار اپنے کو ثابت کر دکھایا تو نواب فخر الملک بہادر معین المہام سرکار عالی دام اقبالہ جو اعلیٰ درجہ کے امیر ابن امیر و وزیر اور علم دوست علی الخصوص ایسے لایق اور منتظم و دیانت دار اشخاص کے بہت ہی قدردان

ہین نواب صاحب ممدوح نے اپنی بخشیگی کا کام آپکے ذمہ کیا جسکو
آپ بہت ہی امانت و دیانت اور حسن انتظام سے انجام دے
رہے ہین سچ تو یہ ہے کہ آپ امرا و وزرا ہی کی صحبت مین
رہنے کے قابل ہین۔ باوجود ان تمام باتون کے صوم و صلوٰۃ
کے بھی آپ بہت پابند ہین اور متقی و پرہیزگار ہین۔ مزاج مین آپکی
احتیاط خداداد ہے مشایخ کبار سے بھی آپکو دلی اعتقاد ہے
کریم النفسی و خوش اخلاقی تو گویا ان تمام باتون کا لوازمہ ہے
غرض اوصاف آپکے لاتعد و لاتحصٰے ہین۔ خالق الارض و
السموات باین ہمہ صفات الیٰ یوم النشات آپکو قایم و دایم رکھے
اور مقاصد دارین آپکے بر لاے آمین۔

(۲۶) مولوی سید مرتضیٰ صاحب قادری مہتمم جریدہ روزگار سلمہ الغفار

آپ خاندان حضرت مولوی سید شاہ محی الدین صاحب ویلوری

قدس سرہ العزیز سے ہین جو ممالک مدراس مین نہایت مقدس وعزیز الوجود شخص تھے۔ آپ کے معاملات اگرچہ بظاہر حال دنیوی امور سے متعلق نظر آتے ہین مگر درحقیقت دین و دنیا دونون سے علاقہ رکھتے ہین جو سطور ذیل سے بخوبی ظاہر ہو سکتے ہین وہ یہہ کہ جہان کسی قوم کی دینی و دنیوی حالت آپ نے بگڑتے دیکھی کہ فی الفور بذریعہ تحریرات آپ اُسے متنبہ کردیتے ہین جس سے وہ قوم بگڑنے نہین پاتی اور اپنی ہر دو حالتون کو اچھی طور سے درست کر کے رکھتی ہے یہ کام کچھہ آسان نہین ہے اگر خیال کیا جاوے تو بہت ہی اہم ہے اس دولت ابد مدت کے بھی آپ دلی خیر خواہ ہین کبھی کسی موقعہ پر اگر کوئی نقص آپ یہان پاتے ہین تو موافق اپنی عادت کے سرکار سے لے کر رعایا تک اور بچون سے لے کر بوڑہون تک سب کو اوس نقص

سے آگاہ کر دیتے ہین جس سے سب مطلع ہوتے ہین اور اوس نقص کے رفع کرنے کی ہر ایک کو فکر پیدا ہوتی ہے یہان تک کہ سرکار کی حسن توجہ و اقبال سے فی الحال وہ نقص رفع ہو جاتا ہے اور فی نفسہ بہی آپ صوم و صلوٰۃ کے بہت پابند ہین اور بہت ہی باخیر شخص ہین۔ مزاج مین آپ کی بہت حلم اور اعلیٰ درجہ کا کرم ہے اور ساتھہ اس کے منصف مزاج اور خوش خلق بہی وطن اصلی آپ کا مدراس ہے مگر زمانہ دراز سے آپ یہین تشریف فرما ہین اور اس قسم کے کار و بار یعنی تحریرات کوائف جریدۂ روزگار مین مشغول ہین خدائے تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے اور سب مسلمانونکو آپ کی تحریرات سے دینی و دنیوی فائدہ پہونچاوے۔

(۲۷) محمد سید صاحب المعروف حسینی باد شاہ

دام بقاہ

سابق مین آپ کا وطن جو علاقہ دکن مین بمقام ٹیک مال ہے تھا اور اب توحیدرآباد ہی وطن آپ کا ہے۔ آپ خاص صرف خاص اعلیحضرت بندگان عالی خلد اللہ ملکہ کے مددگار ناظم مخارج ہین اور بہت لایق اور فایق آپ کی ذات مجمع الصفات یہان بہت غنیمت ہے۔ آپ بہت کریم النفس اور بڑے بے نظیر شخص ہین۔ سنہ ۱۳۰۵ ہجری مین زیارت حرمین شریفین سے بہی آپ مشرف ہوے ہین۔ اکثر اوقات آپ کو ضیق النفس کی شکایت رہتی ہے۔ باوجود اس موذی مرض کے ہمیشہ لاحق رہنے کے آپ بہت ہی عمدگی کے ساتھہ کار مفوضہ کو انجام دیتے ہین اکثر لوگون کو یہان آپ سے فائدہ پہونچتا ہے شافی مطلق صحت

عاجل وشفای کامل آپ کو عطا فرماے اور مدام صحت وعافیت سے رکھے ۔

(۲۸) ڈاکٹر عبدالحسین صاحب

وطن قدیم آپ کا سورت مشہور ہے لیکن بہ اسباب چند مدراس مین بہی آپ کا قیام رہا ہے اور اکثر عزیز و قریب آپ کی اب تک مدراس مین ہین ۔ اور مدت مدید و زمانہ بعید سے آپ حیدرآباد مین تشریف فرما ڈاکٹر خانہ افضل گنج مین آپ کی سکونت ہے اور اسی ڈاکٹر خانہ مین آپ کی ملازمت بہی ۔ آپ ڈاکٹر لاری صاحب کے اول مددگار ہین اور فن ڈاکٹری مین آپ کو بے انتہا کمال حاصل ہے کہ جس کی شرح یہان بالکل ناممکن متصور ہوتی ہے وہ ہی لوگ آپ کے کمالات ذاتی و صفاتی سے خوب واقف ہین کہ جنکو آپ سے تجربہ حاصل ہے ۔ باوجود اس اعلی درجہ کی

قابلیت کے صوم وصلوٰۃ کے بھی آپ بہت پابند ہین اور بے انتہا خلیق۔ خداے تعالیٰ باین اوصاف جمیلہ آپ کو قایم رکھے۔ کہ آپ سے لوگ صحت ابدان حاصل کرکے اپنے ادیان کی جانب متوجہ ہوتے ہین۔

(۲۹) سید سلطان سلمہ المنان

پیشہ آپ کا تجارت ہے اور آپ اعلیٰ درجہ کے یہان معزز و ممتاز تاجر ہین بلکہ ملک التجار آپ کو کہا جاے تو بجا ہے۔ علاوہ ادویہ مفتخرہ ڈاکٹری کے متفرق اشیاے ولایتی وغیرہ بھی آپ کے یہان فروخت ہوتی ہین حال مین ایک کارخانہ نہایت عظیم الشان وعمدہ شکر بنیکا بصرف کثیر حیدرآباد مین آپ کی کوشش بلیغ سے تیار ہو رہا ہے آپ پاس بیع وشریٰ نہایت امانت و دیانت سے ہوتی ہے آپ کا کل مال فرنگی ہے جو مختلف

اخبارات و واقعات سے بخوبی ہم پر ثابت ہوا ہے آپ باوجود
دنیوی کاروبار مین مشغول رہنے کے صوم و صلوٰۃ کے بہت ہی
پابند ہین اور اعلیٰ درجہ کے کریم النفس بہی آپ کے شریک اور عزیز و
مشیر جناب وزیر صاحب بہی آپ ہی کے متبنیٰ ہین۔ آپ دونون
صاحب باتفاق رائے ہر ایک کام کو انجام دیتے ہین۔ آپ کے
والد کا نام سید حسن تہا اور آپ کے چچا کا نام سید عبد الرزاق
جو آپ کے والد سے عمر مین بڑے تہے چنانچہ سید عبد الرزاق مرحوم
ہی کے نام سے یہ کمپنی قایم ہوئی ہے جس مین ہر دو برادر کی خاص
اقربا اس کمپنی مین شریک ہین غیر شخص نہین اور فی زمانا تا سید
صاحب مرحوم ہی کے نام سے ہر ایک جائے سید عبد الرزاق
کمپنی مشہور اور معروف ہے اور ماشاء اللہ اس کمپنی مین بہت ہی
ہی اتفاق ہے خدائے تعالیٰ کل مسلمانون مین ایسا اتفاق

پیدا کرے آمین۔

۳۰ حافظ لطف اللہ صاحب وکیل سلمہ الجلیل

آپ درجہ اول کے قدیم وکیل اور بڑے قابل شخص ہین اور حافظ قرآن بھی اصل ملک آپ کا اودہ ہے مگر ملک دکن مین تخمیناً چالیس سال سے آپ مقیم ہین۔ آپ بڑے قبیلہ پرور شخص ہین اور اپنے عزیز اور احباب کے ساتھہ بھی آپ بے انتہا الطاف وکرم فرماتے ہین۔ جو بات کہ شرفون مین ہونی چاہیئے وہ آپ مین پائی جاتی ہے بزرگانِ دین سے بھی آپ کو ایک قسم کی مناسبت ہے اور حضرت مولانا مولوی فضل رحمٰن صاحب قبلہ قدس سرہ العزیز سے تو آپ کو کمال درجہ عقیدت اور اوصاف نیک آپ مین ایسے ہین جو دوسرون مین کم پائے جاتے ہین برادر نسبتی آپ کے مولوی میر فرخ حسین صاحب بھی نہایت خوش اعتقاد اور خوش

اخلاق شخص ہین اور کریم النفس بہی زیارت حرمین سے بہی میر صاحب موصوف مشرف ہوچکے ہین اللہ تعالے آپ دونون صاحبونکو ہمیشہ خوش وخرم رکہے کہ آپ ہر دو حضرات مین اعلے درجہ کا اسلامی جوہر متمکن ہے۔

(۱۳) حاجی سعید الدین صاحب مرحوم

آپ اعلیٰ درجہ کے محتاط اور بہت ہی وضعدار شخص تہے جن شرائط سے پیشۂ تجارت مسنون ہے اُن شرائط کا ادا کرنا آپ ہی کا کام تہا اس بیان سے یہہ امر محتاج بیان نہین ہے کہ آپ مین کسقدر زہد واتقا ہوگا ظاہر ہے کہ جو شخص قوانین اسلام کا پابند ہوگا وہ یقینی زاہد ومتقی ہوگا۔ آپ کے برادر حقیقی مولوی ضیاء علی صاحب بہی آپ کے مثل ہین بلکہ علم وفضل مین تو بدرجہا مرحوم سے زائد صدیق یار جنگ مرحوم سے آپ دونون صاحبون کو بے انتہا خلوص تہا

جس کے باعث ایسے موقعہ پر ان سطور کا مسطور کرنا مجھے ضرور ہوا۔ اور اوصاف کثیر آپ کے اور آپ کے برادر موصوف کے اظہر من الشمس ہین عیان راچہ بیان۔ تیرہ ۱۳ ربیع الاول سنہ ۱۳۱۶ ہجری مین حاجی صاحب مرحوم بعارضۂ بخار چند روزہ انتقال کر گئے اللہ تعالیٰ حاجی صاحب مرحوم کو غریقِ رحمت فرماے۔

(۲۳) حافظ عبدالصمد خان سلمہ الرحمٰن

ڈیوڑہی مبارک اعلیحضرت بندگان عالی مدظلہ العالی مین جسقدر حفاظ ہین اون سب کا تعلق آپ سے ہے یعنی آپ اونکے داروغہ ہین آپ کا تعلق سفر خاص سے ہے یون تو یہان خدا کے فضل سے بہت سے حافظ ہین۔ مگر آپ مستثنیٰ اور بڑے جید حافظ قرآن ہین اور جو اوصاف حمیدہ آپ مین ہین دوسرون مین کم نظر آتے ہین۔ حفظ کرنا تو کسیقدر آسان ہے مگر عمل بالقرآن

بہت مشکل ہی اور یہ بات بفضلہ تعالیٰ آپ مین ہے کہ آپ عامل بکتاب اللہ و باحادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین۔ ہمدردی اہل اسلام کے ساتھ جیسی ہونی چاہیے وہ آپ مین پائی جاتی ہے۔ دوستون کے لیے تو گویا اپنے آپکو وقف کردیا ہے اور یہی حالت آپ کے برادر حقیقی مولوی تقی الدین خان صاحب کی ہے صدیق یار جنگ مرحوم کے ساتھ آپ کو بے انتہا خلوص تھا۔ اور حضرت سید عبدالرحیم شاہ صاحب قمیصی القادری سے تو آپ دونون صاحبون کو دلی عقیدت ہے صدیق یار جنگ مرحوم کے ساتھ آپ زیارت حرمین شریفین سے بھی مشرف ہوے ہین اور ہندوستان کے اکثر متبرک مقامات آپنے ملاحظہ کیے ہین۔

۳۲ قاری عبدالولی صاحب شہید

مسموع ہوا ہے کہ زمانہ سابق مین بہت روز تک آپ یہان رہتی ہین

بعد یہان سے بجارمت اپنی کوتوالی اورنگ آباد کو گئے اور سکھونکی
ناقابل ہاتھون سے بڑی دلیری و مستقل مزاجی کے ساتھہ اورنگ آباد
ہی مین آپ شہید ہوے اور وہین مدفون ہین۔ اکثر لوگون سے
وہان آپکے اوصاف حمیدہ کا ذکر خیر سننے مین آیا اور یہان بہی
جسقدر حالات شہید کے سنے جاتے ہین اون تمام سے
ثابت ہوتا ہے کہ آپ کو فن سپہ گری مین کمال تہا اور آپ
* قاری بہی تہے۔ چنانچہ بعض لایق شاگردون نے آپ کے
اورنگ آباد مین ہمین قرآن مجید سُنایا اور بعض سُنتے یہان بہی۔

اگرچہ پڑہنے مین ہر ایک کے ہندی لہجہ ظاہر ہوتا ہے تاہم ہر ایک
اپنی اپنی طرز پر اچہا پڑہتے ہین جس سے ہمین یقین ہوتا ہے کہ
شہید بہی خوب قرأت و تلاوت قرآن فرماتے ہونگے۔ مختلف
کوائف صحیحہ سے یہہ بہی ہمین ثابت ہوا ہے کہ آپ اعلے درجہ کے

دلیر اور شجیع تھے اور ساتھہ اس کے نہایت باخدا اور متقی اور دروغگویون سے محفوظ۔ جس سے ہمین ضرور ہوا کہ فہرست اہل اتقا و اہل کمال مین آپ کا نام بھی درج کرین اور آپ کو ذکر خیر سے ہمیشہ یاد۔ وطن اصلی آپ کا رامپور تھا۔ خدا تعالی مرحوم کو غریق رحمت فرماے۔

(۴۳) حافظ محمد جان طلبہ الرحمٰن

حافظ صاحب مرحوم کی بھی اکثر لوگون سے یہان تعریف سنی جاتی ہے کہ آپ بہت ہی عمدگی کے ساتھہ قرآن مجید تلاوت فرماتی تھے اور خوش گلو تھے اور خوش نویس بھی۔ چنانچہ بعض عربی قطعات تو ہمنے بھی خاص مرحوم کے ہاتھہ کے بچشم خود دیکھے ہین۔ مولوی سید حسین صاحب سرشتہ دار محکمہ دار القضاء بلدہ مرحوم کے داماد ہین اور بہت ہی لایق و ذی مروت شخص ہین ممکن نہین

کہ آپ کے حالات و معاملات کے متعلق اسوقت ہم قلم کو اپنے آگے بڑہا سکین۔

غرض جو باتین عمدہ عمدہ لوگون مین علی الخصوص سادات کرام و شرفای عظام مین ہونی چاہئین۔ وہ تمام سید صاحب موصوف مین بقضایہ موجود ہین جس سے یقین ہوتا ہے کہ حافظ صاحب مرحوم بہی بڑے شریف اور قابل شخص ہونگے خداے تعالیٰ انکو غریق رحمت فرماے۔ زیادہ ازین یادِ مولی از ہمہ اولی۔ جملہ حضرات مذکورین کے کمالات ظاہری و باطنی ظاہر ہونے سے مین بے انتہا محظوظ ہوا۔ اور ساتہہ اس کے ان مین سے بعض احباب کی خاص توجہ دلی و قدردانی فرماتے سے مشکور ہی۔ و نیز ان حضرات سے بہی مین مسرور اور مشکور ہون کہ جو راقم ہذا سے بوجہ اللہ و بمحبتہ کلام اللہ محبت رکہتے ہین

مگر افسوس ہے کہ اس مختصر تصنیف مین بخوف طوالت اونکے حالات مین یہان نہین لکھہ سکا مگر معین حقیقی سے مجھے امید ہے کہ آیندہ موقع تالیف وتصنیف پر اگر خدا کو منظور ہوا تو اوسکی مدد سے مافی الذہن جو حضرات معززین باقی رہگئے ہین اونکے حالات مع کمالات بیان کئے جاوینگے۔ خداے تعالیٰ اس دولت آصفیہ کو ابدالآباد قایم رکھے اور نظر بد سے محفوظ۔ کہ جسکے وجود سے ہر قسم کے اصحاب کمالات یہان موجود ہین اور بہت ہی خوب مجمع علما وفضلا کا اس وقت یہان خدا کے فضل وکرم سے نظر آرہا ہے۔ باوجود اس کے ھل من مزید کا شوروغل ہے اور ہر ایک اہل کمال کے یہان اچھی قدر ہوتی ہے۔ اللھم زد فزد۔

غرض ہر طرح سے للہ الحمد عنایات ذوالجلال شامل حال ہے اور سب باتین یہانکی بفضلہ تعالیٰ درست واصلاح شدہ نظر آتی ہین

مگر بعض باتین زمانہ حال کے لحاظ سے جدید انتظام وسخت اصلاح
طلب بہی معلوم ہوتی ہین جن کی اصلاح حکام وقت کی ادنی توجہ
پر موقوف ہے اور اون کی اصلاح کا وقت آنا بہی شرط ہے
اس لئے ظاہر کرنا اون باتون کا اسوقت غیر ضروری وعند الضرورت
ضروری متصور ہوتا ہے لہذا آیندہ بر وقت موقعہ اصلاح وصلاح
اون امور کا مسطور کرنا ہمین ضرور ہوگا بالفعل اتنے ہی مضمون پر
ہم اکتفا کرتے ہین۔ اور اس تشکر نامہ کو اس شعر پر ختم

شعر

کسب کمال کن کہ عزیز جہان شوی۔
کس بے کمال ہیچ نیرزد عزیز من

ایضا بزبان عربی

العلم مغرس کل فخر فاجتهد

ان لا یفوتک عز ذاک المغرس
واعلم بان العلم لیس ینا له
من همه فی مطعم او ملبس

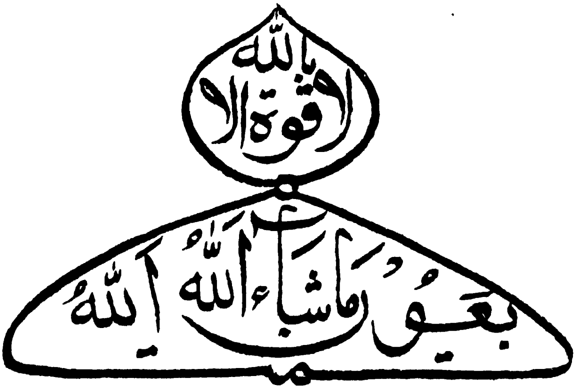
لا قوة الا بالله
ما شاء الله

یادداشت

اگرچہ اُردو تحریرات کا مجھے کم اتفاق ہوا ہے تاہم اسوقت کے مناسب اُردو زبان مین یہ کتاب لکھی گئی ہے اور علم تجوید وغیرہ مین یہ پہلی کتاب ہے جو زمانہ حال کے مطابق با محاورہ اُردو مین بخیال تفہیم اہل ہند وبغرض فائدہ خاص وعام ایک نئی طرز سے تیار ہوئی ہی اور بفضلہ تعالیٰ ہر سہ حصص اس کتاب کے نہایت مستند وصحیح ہین اور کلمات زوائد و مہملات ومبالغہ سے بالکل پاک وصاف[۱] جنکو اس وقت بحیثیت مجموعی ایک قسم کا نیا تحفہ کہنا یا سمجھنا غالباً نامناسب نہ ہوگا ولاریب فیہ اور یہ تحفہ طلاب دکن کی خدمت مین خصوصاً و دیگر احباب اہل اسلام کی خدمات مین عموماً پیش ہوتا ہی۔ گر قبول افتد زہے عز و شرف

والسلام علی البررۃ الکرام وبہ الختام محمد سلیمان علوی

عفا عنہ الولی ۱۲ ربیع الاول ۱۳۱۶ سنہ ہجری

---

[۱] [illegible] ناظرین [illegible] بھی ہوں [illegible] کی [illegible] بجا [illegible] نقص مین کسی [illegible] شفقت [illegible] دین [illegible] اسلامی [illegible] مطالب اصلاح [illegible] انسان [illegible] ہی [illegible] انسان [illegible] نقصان صاحب ایمان [illegible] اور [illegible] کوشش مین ہے ۱۲ از مصنف

اعلان

دو حصہ پہلے اور یہہ حصہ بہی رجسٹری شدہ ہے کوئی صاحب زیادہ شوق مین آکر زحمت طبع نہ اوٹہاوین۔ جسقدر جلدین ان حصون کی مطلوب ومرغوب ہون بلا تامل منگوالین۔

ف۲ جائے اس کتاب کے ملنے کی یہ قرار پائی ہے اندرون چارکمان بلدہ حیدرآباد دکن شاپ سید عبدالرزاق اینڈ کمپنی۔

ونیز مصنف صاحب کو لکہنے سے بہی غالباً ملجاویگی۔

ف۳ جس کتاب مین ہماری یہہ مہر نہ ہوگی وہ لاکلام مسروقہ متصور ہوگی۔ اس کا ہرایک کو خیال رہے

المعلن

خادم الحکما محمد عنایت اللہ خان

صحت نامہ حصہ سوم تشکرنامہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	کیفیت
٢	٢	تتبتدی	ندبتدی	اس حصۂ سوم کی چند
ایضاً	٩	الموئمنین	المؤمنین	غلطیون کا بہی خیال
ایضاً	١٠	اممتا	الممتا	رکہئے گا اور بوقتِ مطالعہ
٣	٦	رائتهم	رأيتهم	ان کو درست فرمالیجیے گا
ایضاً	٩	الساور	اساور	(مؤلف)
ایضاً	٢	وبۓ	وبی	
ایضاً	٦	رائت	رَاَيْتَ	
ایضاً	ایضاً	ثمّ رائت	ثمَّ رَاَيْتَ	
ایضاً	٨	سقٰهم	سَقٰهُمْ	

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	کیفیت
۳	۱۰	ان هذا	ان هٰذا	
۴	۸	خَیُرٌ	خَیْرٌ	
ایضاً	۱۰	علیة	علیه	
۹	۹	اعطم	اعظم	
۱۲	۱	کامل	کانَلُ	
۱۲	۸	تلّمع	ملمّع	
۱۴	۳	تهما	تحتها	
۳۰	۵	ممتار	ممتاز	
۳۵	۳	گارنکو	گارونکو	
۳۶	۱	اخر	آخر	
۳۷	۳	ماولی	ماوی	

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	کیفیت
۳۷	۴	بہ سی	بسے	
۳۸	۶	واقعش	دافعش	
۵۳	۱۱	عزاز	اعزاز	
۵۸	۱۲	ازاللہ	انّ للہ	
ایضاً	ایضاً	رجال	رجلا	
۸۳	۳	قال رسول	قال الرسول	
۱۰۱	۳	بمقام	مقام	
۱۰۴	۱۲	بہی اتفاق	اتفاق	
۱۰۸	۵	آپ لے	آپ کے	
۱۱۱	۱۲	بوجہ اللہ	لوجہ اللہ	

تمت بالخیر

اشتہار چھپائی مطبع مفید عام آگرہ

خدا کے فضل و کرم سے اس مطبع مین ہر قسم و ہر زبان کی کتابین اُردو و ہندی فارسی۔ عربی۔ نہایت خوشخط صحیح و عمدہ جلد ارزان نرخ پر عمدہ سیاہی مصالح سے لیتھو مین طبع ہوتی ہین۔ عدالتون و محکمہ بندوبست اور چنگی وغیرہ کے جملہ کاغذات بہی چہپتے ہین یہ نامی مطبع پچیس برس سے اپنے فرائض منصبی کو نہایت ایمانداری اور خوش معاملگی سے ادا کر رہا ہے اور اس کی شہرت و نیک نامی روز افزون ہے اور اس مطبع مین کتب نسبت اور مطابع کے بہت خوشخط و صاف و عمدہ چہاپی جاتی ہین جن صاحبونکو کچھہ چہپوانا ہو اونکو کیفیت نرخ وغیرہ کی خط کتابت سے معلوم ہو سکتی ہی نمونہ کے لئے ہمارے مطبع کی چہپی ہوئی کتابین کافی و وافی ہین۔

المشتہر

محمد قادر علی خان صوفی مالک و مہتمم مطبع مفید عام آگرہ